بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد: 46 | ۲۷ جمادی الثانی تا ۳ رجب ۱۴۳۶ھ 17 تا 23 اپریل 2015ء | شمارہ: 15

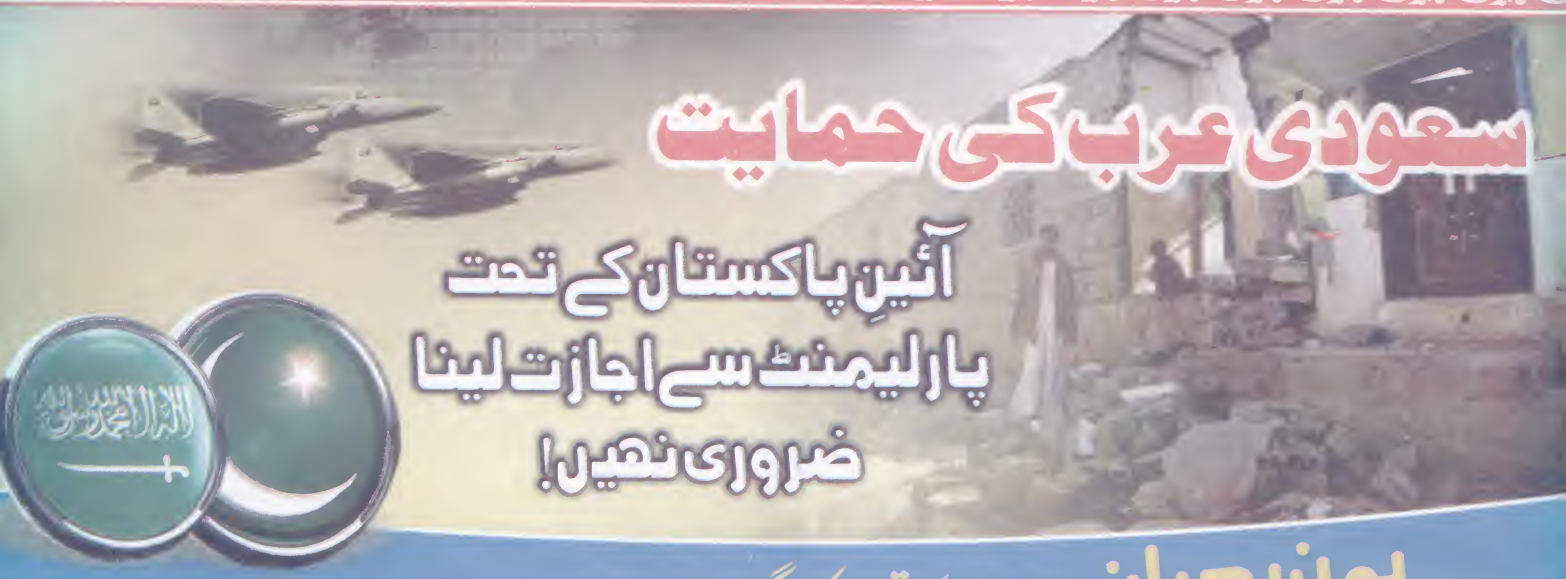

سعودی عرب کی حمایت

آئینِ پاکستان کے تحت پارلیمنٹ سے اجازت لینا ضروری نہیں!

یمن بحران بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ!

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے

مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ

قرآن وسنت کی روشنی میں

- عیسائی لڑکی سے شادی کرنا.....؟!
- دو بہنوں کو نکاح میں لانا.....؟!
- عورت کا جماعت کرانا.....؟!

علم تجوید وقراءت اہمیت وافادیت پر ایک نظر!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

تحفظِ ذات

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (لقمان)

''جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ لوگ جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے خصائص قرآن کریم میں بیان کیے ہیں جو واضح طور پر انسان کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔ وہ کون سی خصلتیں اور خصوصیات ہیں جو انسان کو فلاح یاب بنا دیتی ہیں اور وہ کون سا کردار ہے جس کو اختیار کرنے سے دنیا و آخرت کی فلاح انسانیت کا مقدر بن سکتی ہے؟ قرآن کریم کی روشنی میں فلاح نہ صرف احکام الٰہی کی پابندی کے ساتھ مشروط ہے بلکہ تعلیماتِ قرآنی اس امر کی بھی متقاضی ہے کہ اہل حق جہاں خود ہدایت پر کاربند ہوں وہاں لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کا بھی سامان کریں اور پورے معاشرے کو اسلامی تعلیمات پر کاربند رکھنے کی تگ و دو کریں:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (ال عمران)

''اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور وہی لوگ بامراد ہیں۔''

اسی طرح خسارہ سے محفوظ اور کامیاب لوگوں کی خصلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ (العصر)

''(سب خسارہ میں ہیں) سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور (معاشرہ میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور (راہ حق میں پیش آمدہ مصائب میں) باہم صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

ان اوصاف کے حامل اہل ایمان کو قرآن حکیم نے حزب اللہ اور کامیاب کہا ہے:

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (المجادلة)

''اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے یاد رکھو! یہی اللہ کی جماعت ہے۔ بیشک اللہ کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اللہ کی راہ پر کون؟!

[عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ"] (متفق عليه)

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اپنی بہادری کے جوہر دکھانے کے لیے لڑتا ہے' ایک شخص غیرت کے نام پر لڑتا ہے اور ایک شخص دکھلاوے کے لیے لڑ رہا ہے' ان میں سے کونسا شخص اللہ کی راہ میں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس لیے لڑائی کرتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو جائے پس وہی اللہ کی راہ میں ہے۔''

ہر کام میں نیت کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ ایک شخص اس نیت سے کھونٹا گاڑتا ہے کہ کوئی مسافر اپنی سواری کو باندھ سکے اور ایک شخص اس کھونٹے کو اس نیت سے اُکھاڑ دیتا کہ کوئی راہگیر اس سے ٹھوکر کھا کر گر نہ جائے۔ یہ دونوں کام ایک دوسرے کے برعکس ہیں لیکن دونوں ثواب کے مستحق ہیں' اس لیے کہ دونوں کی نیت درست ہے۔ ایسے ہی تلاوت کردہ حدیث میں تینوں افراد ایک ہی کام کر رہے ہیں مگر ان میں سے کسی شخص کا کام اللہ کی نظر میں قابل ستائش نہیں۔ اسی طرح اگر نیت میں فطور ہو تو سخاوت' شہادت اور علم بھی کام نہیں آتے۔ حالانکہ یہ تینوں کام بہت نفع بخش اور جنت میں داخلے کا سبب ہیں مگر نیت کی خرابی کی بنا پر اللہ فرما دے گا تم تو اس لیے سخاوت کرتے رہے کہ لوگ کہیں یہ شخص بڑا سخی ہے۔ تم تو اس لیے بہادری کے جوہر دکھاتے رہے کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے اور تم تو اس لیے پڑھتے پڑھاتے رہے کہ لوگ کہیں یہ بڑا عالم ہے تمہاری نیت اور خواہش کے مطابق لوگوں نے تمہیں وہ کچھ کہا جو تمہاری خواہش تھی اور انہیں اُلٹے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اپنی بہادری کے اظہار کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص غیرت کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص ریا کے لیے لڑتا ہے' ان تینوں میں سے اللہ کی راہ میں مجاہد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی اللہ کی راہ میں نہیں ہے' اللہ کی راہ میں تو وہ شخص ہے جو صرف اور صرف اس لیے لڑ رہا ہے کہ اللہ کی آواز بلند ہو۔ توجہ فرمائیں کہ سب کا کام ایک ہی ہے۔ یعنی لڑائی کرنا مگر نیت کی درستگی کی بنا پر صرف اسی کا جہاد قبول ہو گا جو اللہ کی بات کو بلند کرنے کے لیے لڑ رہا ہے۔ ہر مسلمان کو ہمیشہ اپنی نیت کا زاویہ درست رکھنا چاہیے تاکہ اعمال قبولیت کے مرتبہ کو پہنچیں۔ کتنا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو اگر اس میں نیت اللہ کی رضا کے علاوہ کوئی اور ہو گی تو اس پر ثواب مرتب نہیں ہو گا اور نہ ہی اسے توبہ کی توفیق نصیب ہو گی اس لیے کہ وہ اپنے کام کو اچھا سمجھ کر کیے جا رہا ہے۔

مشکل وقت میں پوری قوم سعودی عرب کے ساتھ کھڑی ہے

اس میں شک نہیں کہ اہل اسلام متحد نہیں۔ اس کے مقابل [اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ] ''عالم کفر اکٹھا اور مسلمانوں کا دشمن ہے۔'' کوئی وقت تھا کہ امریکہ اور روس دونوں طاقتوں کا دنیا میں طوطی بولتا تھا۔ روس نے اپنی فرمانروائی میں مسجدوں کو تالے لگا دیئے۔ مسلمانوں کو نمازیں' قرآن مجید پڑھنے اور تبلیغ کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ خدا جانے کس طرح اہل ایمان چھپ چھپ کر گھروں میں نمازیں پڑھتے تھے۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ روس کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا اور کئی مسلمان ریاستیں آزاد ہوگئیں۔ اب امریکہ دنیا میں واحد بڑی طاقت ہے وہ جس ملک پر چاہتا ہے چڑھائی کر دیتا ہے اور سب دم بخود ہو جاتے ہیں۔ اس نے عراق' لیبیا اور شام سے اسلامی ثقافت ختم کر دی۔ اب اس نے حوثی قبائل کے ذریعے یمن میں شورش برپا کر کے سعودی عرب کے بارے میں اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کر دیا ہے۔ کیونکہ یمن کے ساتھ سعودی عرب کی 1800 کلو میٹر لمبی سرحد لگتی ہے۔ باغیوں نے صنعاء کے بعد عدن پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان کا اگلا ہدف سعودی عرب ہے۔ اب امریکہ کی نظریں پاکستان' ترکی اور سعودی عرب پر ہیں' وہاں انتشار اور بدامنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیے کہ سعودی عرب کسی طرح عراق' لیبیا اور شام نہیں ہے۔ سعودی عرب' حرمین شریفین کی سرزمین ہے۔ اس کے تقدس اور حفاظت کے لیے پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ سعودی عرب کے ساتھ کھڑی ہے۔ حرمین شریفین کی طرف اگر کوئی میلی آنکھ سے دیکھے گا وہ آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔ اگر اس کے خلاف کوئی زبان درازی کرے گا وہ زبان گدی سے کھینچ لی جائے گی۔ اس کے خلاف اگر کوئی ہاتھ اٹھے گا' اسے قلم کر دیا جائے گا۔

وزیر اعظم میاں نواز شریف نے دوٹوک الفاظ میں قوم کے جذبات کی ترجمانی کی ہے کہ سعودی عرب کی سلامتی وخود مختاری کی خلاف ورزی پر پاکستان سخت ردعمل کا اظہار کرے گا۔ وزیر اعظم نے اسی مسئلہ کے لیے ترکی کا ہنگامی دورہ کیا۔ پاک ترک وزراء اعظم نے اپنے متفقہ اور مشترکہ بیان میں کہا کہ سعودی عرب کی سالمیت کا ہر صورت تحفظ کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مشرق وسطیٰ میں امن واستحکام کے لیے مشترکہ کوششوں کے لیے تیار ہیں۔ دونوں ممالک خطے کی صورت حال پر یکساں موقف رکھتے ہیں۔ مشکل گھڑی میں سعودی عرب کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ میاں نواز شریف نے شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے ساتھ ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے لیے پاکستان کی پوری فوجی قوت حاضر ہے۔

تاریخی اعتبار سے حوثی قبائل زیدی فرقے کی ایک شاخ ہیں۔ وہ اپنے ہمسایہ ممالک میں سمگلنگ اور دہشت گردی میں ملوث رہے ہیں۔ وہ کئی بار حکومت یمن کے خلاف عسکری کاروائیاں کر چکے ہیں۔ اب اسلحہ کے زور پر ان کا حکومت یمن پر قبضہ کرنا قانونی اور اخلاقی طور پر یکسر غلط ہے۔ کیونکہ وہاں ایک آئینی حکومت قائم ہے جسے عوام کی تائید حاصل ہے تاہم سعودی عرب اپنے جنگی اہداف میں کامیاب ہے۔ باغیوں کی فضائیہ کو تباہ کر دیا ہے۔ عرب اتحاد کی فضائیہ یمن میں فضائی آپریشن کر رہی ہے۔

بلاشبہ حوثی باغیوں کا ہدف سعودی عرب ہے جہاں سارا سال اہل اسلام پوری دنیا سے حرمین شریفین کی زیارت نیز مکہ مکرمہ میں حج اور عمرہ کے لیے کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ حاسدین بیت اللہ کے طواف ودیگر مناسک حج وعمرہ کے اجتماع سے جلتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے پہلے کا واقعہ ہے جس کا ذکر سورہ الفیل میں اصحاب الفیل کے حوالہ سے موجود ہے۔ حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ابرہہ الاشرم گورنر تھا۔ اس نے صنعاء میں ایک بہت بڑا عیسائی گرجا (عبادت گھر) تعمیر کیا اور کوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کی بجائے عبادت اور حج وعمرہ کے لیے ادھر آیا کریں۔ یہ بات اہل مکہ اور دیگر قبائل عرب کے لیے سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے ابرہہ کے بنائے ہوئے عبادت خانے کو غلاظت سے پلید کر دیا۔ جس کی اطلاع اس کو کر دی گئی کہ کسی نے اس طرح اس گرجا کو ناپاک کر دیا ہے۔ جس پر اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا عزم کر لیا اور ایک لشکر جرار لے کر مکہ پر حملہ آور ہوا۔ کچھ ہاتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔ جب یہ لشکر وادیٔ محسر کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے غول بھیج دیئے جن کی چونچوں میں کنکریاں تھیں جو چنے یا مسور کے برابر تھیں۔ جس فوجی کے بھی یہ کنکری لگتی وہ پگھل جاتا اور اس کا گوشت جھڑ جاتا اور بالآخر مر جاتا۔ خود ابرہہ کا بھی صنعا پہنچتے پہنچتے یہی انجام ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
دفاع حرمین اور امت مسلمہ کا کردار (خطبہ حرم)	6
بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ	10
علم تجوید..... اہمیت وافادیت	12
سیدہ ام سلمہؓ	15
سعودی عرب کا جرأت مندانہ فیصلہ	17
سعودی عرب کی حمایت اور پاکستانی پارلیمنٹ	19
حافظ محمد عبداللہ غازی پوریؒ	20
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

حفاظت فرمائی۔ مکے کے قریب پہنچ کر ابرہہ کے لشکر نے نبی ﷺ کے دادا جو مکے کے سردار تھے ان کے اونٹوں پر قبضہ کر لیا۔ جس پر سردار عبدالمطلب نے آ کر ابرہہ سے کہا کہ تو میرے اونٹ واپس کر دے جو تیرے لشکریوں نے پکڑے ہیں۔ باقی رہا خانہ کعبہ کا مسئلہ جس کو تو ڈھانے کے لیے آیا ہے تو وہ تیرا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ وہ اللہ کا گھر ہے' وہی اس کا محافظ ہے تو جانے اور بیت اللہ کا مالک (اللہ) جانے۔ جو خانہ کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ لے کر آیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس میں اس کو ناکام کر دیا۔ (تفسیر احسن البیان: ص ۹۹۱)

ابرہہ اور اس کے لشکر کے عبرتناک انجام سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو حرمین شریفین کے تقدس' حرمت اور امن کو پامال کرنا چاہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے بلد الامین قرار دیا ہے' اس پر قبضہ کرنے والے دشمن ناکام و نامراد ہوں گے۔ جس شہر پر محمد عربی ﷺ کا پرچم لہرا چکا ہے وہاں کسی اور کا پھریرا نہیں ٹھہر سکے گا اور نہ ہی کسی کا چراغ جل سکے گا۔ دنیا کو یاد رکھنا چاہیے کہ پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ محبت وعقیدت اور دینی تعلقات اس قدر گہرے اور مضبوط ہیں جو کسی شک وشبہ سے بالا تر ہیں۔ چنانچہ پاکستانی قوم حرمین شریفین کے تحفظ' حرمت وتقدس کے لیے جان دینا عین سعادت سمجھتی ہے۔ سعودی عرب ہمارا محسن ملک ہے' اس نے ہر آڑے وقت میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ 1971ء میں پاکستان اپنوں کی سازشوں اور غیروں کی دشمنی سے دولخت ہوا تو شاہ فیصل رحمہ اللہ بچوں کی طرح بلک بلک روتے رہے۔ اس سے پہلے 1965ء کی پاک وہند جنگ میں شاہ فیصلؒ نے صدر ایوب کو پاکستان کے دفاع کے لیے اپنے تمام وسائل مہیا کرنے کی پیشکش کی تھی۔ پھر سعودی عرب میں دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ 25 لاکھ پاکستانی بسلسلہ روزگار مقیم ہیں جو اربوں کا زرمبادلہ ہر سال اپنے ملک ارسال کرتے ہیں۔ پھر ہمارے ملک کو کسی بھی ارضی وسماوی آفت کا سامنا ہوا تو سعودی عرب نے کسی تعاون سے گریز نہیں کیا۔ ایسے حالات میں اگر سعودی عرب پر کوئی مشکل وقت آیا تو پوری قوم سعودی عرب کے ساتھ کھڑی ہوگی۔ پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اس کی ذیلی تنظیموں کے رضا کار اپنے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے ایک اشارے پر سعودی عرب جانے کے لیے تیار ہیں۔

حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے اور یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ مفتی اعظم سعودی عرب

اسلامی ریاست کے خلاف خروج کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ طالبان کے خلاف فتوے لگانے والے حوثیوں کی کس منہ سے حمایت کر رہے ہیں۔

کوئی بھی ملک کسی مسلح جتھے کو بندوق کے زور پر اقتدار پر قبضے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے ریاض میں مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز سے ملاقات کی۔ ملاقات میں یمن کی صورتحال اور سعودی عرب سمیت اسلامی ممالک کے ہاں پیدا ہونے والی تشویش پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ پروفیسر ساجد میر نے مفتی اعظم کو یقین دلایا کہ حکومت پاکستان، پاک فوج اور پاکستان کے عوام حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ مفتی عبدالعزیز نے کہا کہ حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے اور یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کو عدم استحکام کا شکار کرنا کسی مسلمان کا ایجنڈا نہیں ہوسکتا۔ بعض عناصر منفی قوتوں کے ہاتھوں کھیل رہے ہیں انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ یمن کی قانونی حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھانے والے اسلام اور مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ کسی بھی اسلامی ریاست کے خلاف خروج کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کے خلاف فتوے لگانے والے حوثی باغیوں کی کس منہ سے حمایت کر رہے ہیں۔ کوئی بھی ملک کسی مسلح جتھے کو بندوق کے زور پر اقتدار پر قبضے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر خدانخواستہ یہ سلسلہ چل نکلا تو پھر فرقہ وارانہ بنیادوں پر قبضوں کی خوفناک روایت چل پڑے گی جس سے اسلامی دنیا کا امن تباہ ہوگا۔ دشمن قوتیں یہی چاہتی ہیں کہ مسلمان باہم دست وگریبان رہیں۔ مفتی اعظم نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے سعودی عرب کی بھرپور حمایت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ دریں اثناء مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی اپیل پر ملک بھر کی اہل حدیث تنظیموں کی جانب سے تحفظ حرمین شریفین ریلیاں نکالی جا رہی ہیں اور حوثی قبائل کی مذمت میں پرامن مظاہرے جاری ہیں۔

امیر محترم کی سعودی عرب سے مراجعت!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر' سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ دو ہفتے کے دورے کے بعد 6 اپریل کو اسلام آباد پہنچے۔ ایئرپورٹ پر علماء کرام اور احباب جماعت نے ان کا خیر مقدم کیا۔ سعودی عرب میں اپنے قیام کے دوران جہاں انہوں نے مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ اور دیگر مقتدر شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں وہاں سعودی عرب کو درپیش مشکلات پر ہر قسم کی قربانی دینے کے ساتھ ساتھ اظہار یکجہتی کا اظہار کیا۔ آپ نے ریاض اور جدہ میں پاکستانی احباب کی استقبالیہ تقاریب میں شرکت کی اور کہا کہ حرمین شریفین کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کی علاقائی سالمیت کے دفاع کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

احکام و مسائل

ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں ناصر پل پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

دو بہنوں کو نکاح میں لانا

سوال میرے ایک دوست کی شادی کو پندرہ سال ہو گئے ہیں۔ اس کے ہاں کوئی اولاد نہیں اس کی بیوی نے کہا ہے کہ میں اپنی ہمشیرہ کو آپ کے نکاح میں لاتی ہوں' سسرال والے بھی ایسا کرنے پر تیار ہیں' کیا دونوں بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھا جا سکتا ہے؟

جواب دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا حرام ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمہارا دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے' ہاں جو گذر گیا سو گذر گیا۔'' (النسآء: ۲۳)

اس آیت کی رو سے دو بہنوں کو نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے (۲) رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا تھا: ''تم مجھے نکاح کے لیے اپنی بیٹیوں اور اپنی بہنوں کی پیشکش نہ کیا کرو۔'' (بخاری' النکاح: ۵۱۰۶)

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' یا رسول اللہ! میری بہن جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے' آپ اس سے نکاح کر لیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا' کیوں نہیں' میں تنہا تو آپ کی بیوی بنی ہوں اور مجھے زیادہ پسند ہے کہ میری بہن بھی خیر و برکت میں میرے ساتھ شریک ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو میرے لیے حلال نہیں۔'' (بخاری' النکاح: ۵۱۰۷)

امام بخاری نے حدیث پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے: ''ارشاد باری تعالیٰ: اور یہ بھی حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرو۔'' (بخاری' النکاح' باب نمبر ۲۷)

اس آیت و احادیث سے معلوم ہوا کہ دو بہنیں (رضاعی ہوں یا حقیقی) ان سے بیک وقت نکاح حرام ہے البتہ ایک کی وفات کے بعد یا طلاق کی صورت میں عدت گذرنے کے بعد دوسری بہن سے نکاح جائز ہے۔ اگر کسی کے گھر میں دو بہنیں ہیں تو مذکورہ قرآنی حکم معلوم کرنے کے فوراً بعد ایک کو طلاق دے دی جائے۔

ہم حیران ہیں کہ روشن خیالی کے اس دور میں لوگ اس واضح حکم سے کیوں بے خبر ہیں؟ اولاد کی خاطر ایک حرام کام کا ارتکاب کرنا انتہائی قابل مذمت ہے۔ بہرحال دو بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ ایک مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے' ہاں کسی دوسری عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے جو خاوند کے لیے حرام نہ ہو۔ واللہ اعلم!

عیسائی لڑکی سے شادی کرنا

سوال میں ایک عیسائی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں' جبکہ وہ بُری عادتوں اور گندی حرکتوں میں مبتلا رہ چکی ہے' کیا اس کا شادی سے قبل مسلمان ہونا ضروری ہے؟ یا اپنے مذہب پر رہتے ہوئے اس کے ساتھ نکاح کیا جا سکتا ہے؟ وضاحت کر دیں۔

جواب قرآن کریم نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں' ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں جبکہ تم ان کے مہر ادا کرو' اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو' ایسا نہیں کہ تم ان سے علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو' منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں سے ہیں۔'' (المائدہ: ۵)

اس آیت کریمہ میں اہل کتاب عورتوں سے نکاح کی اجازت دی گئی ہے اور اسے چند شرائط کے ساتھ مشروط بھی کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

- ایک تو اس کے پاکدامن ہونے کی قید ہے جو اکثر اہل کتاب عورتوں میں مفقود ہے جیسا کہ سوال میں بھی اسے ذکر کیا گیا ہے۔
- ایمان و اخلاق کو بچانے کی تنبیہ بھی ہے' اگر اہل کتاب عورت سے نکاح کرنے میں ایمان اور اخلاق کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو اس سے اجتناب کیا جائے۔ آج کل اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنے میں ایمان کو شدید خطرات لاحق ہوتے ہیں' وہ محتاج بیان نہیں ہیں۔ ایک مسلمان کے لیے ایمان بچانا شرط ہے' ایک جائز کام کے لیے اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا عقلمندی نہیں ہے۔ اس لیے ہم نصیحت کرتے ہیں کہ لڑکی کو پہلے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے' اسلام گذشتہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اس آلائش سے بھی پاک ہو جائے گی جس کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام کے بعد اس سے شادی کرنے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا۔ بصورت دیگر ایسی اہل کتاب لڑکی سے شادی کرنا جائز نہیں جو فسق و فجور اور علانیہ بدکاری میں مبتلا ہے۔ ایسے حالات میں اسے مسلمان کرنا انتہائی ضروری ہے تاکہ وہ گناہ کی آلائشوں سے پاک صاف ہو جائے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ آج کل اہل کتاب ویسے بھی اپنے دین سے بیگانہ بلکہ بے زار و باغی ہیں' اس حالت میں کیا وہ واقعی اہل کتاب میں شمار ہو سکتے ہیں؟

طالبہ کا جماعت کرانا

سوال کالج میں زیر تعلیم طالبات ظہر کی نماز کالج کی مسجد میں ادا کرتی ہیں' ایک طالبہ ان کی جماعت کراتی ہے' کیا عورت' عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے؟ اس سلسلہ میں کسی صحابیہ کا عمل' کتاب وسنت میں موجود ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب عورت' دیگر عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے' اس کے متعلق متعدد احادیث مروی ہیں' جن میں کچھ احادیث ہم ذکر کرتے ہیں:

- رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اہل خانہ کی جماعت کرائے۔ (ابوداود' الصلوٰۃ: ۵۹۱)

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی تھی کہ وہ اپنے اہل خانہ خواتین کی فرض نماز میں امامت کرائیں اور وہ قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔ (ابن خزیمہ' حدیث نمبر ۱۶۷۶)

- ایک تابعیہ حضرت ریطہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں فرض نماز کی امامت کروائی اور وہ ہمارے درمیان صف میں کھڑی ہوئیں۔ (سنن دارقطنی' حدیث نمبر ۱۰۶۹)
- حضرت حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔'' (بیہقی: ج ۳' ص ۱۳۰)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت' عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے' لیکن وہ ان کے درمیان ہی کھڑی ہوگی' آگے نہیں بڑھے گی۔ نیز ان کے لیے اذان کہنا بھی مشروع نہیں۔ کیونکہ اذان کہنا صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے' سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی ایک بزرگ مؤذن کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ اذان دے' وہ مؤذن اس جماعت میں شامل نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے کہ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا صرف خواتین کی جماعت کراتی تھیں جیسا کہ دارقطنی میں اس کی صراحت ہے۔

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اگر عورت اہلیت رکھتی ہو تو وہ عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے' اس لیے کالج کی مسجد میں اہلیت رکھنے والی طالبہ دیگر طالبات کو نماز باجماعت پڑھا سکتی ہے' اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ واللہ اعلم!

مسئلہ وراثت

سوال ہمارے بھائی پچھلے دنوں فوت ہوئے' پسماندگان میں بیوہ' تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے جو ابھی نابالغ ہیں۔ بیوہ نے اس کی تمام جائیداد پر قبضہ جما رکھا ہے' قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں کہ بھائی کی جائیداد میں ہمارا کتنا حصہ ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ضابطہ میراث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: ''یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں اور جو انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا اسے دوجنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اور اس کی مقرر کردہ حدوں سے تجاوز کرے گا' اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔'' (النسآء: ۱۳' ۱۴)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ ضابطہ میراث کی پابندی ضروری ہے' اللہ تعالیٰ اس کی پابندی کرنے والوں کو اپنی دائمی نعمتوں سے ہمکنار کرے گا اور جو اس کی پابندی نہیں کریں گے وہ دنیا وآخرت میں ذلیل وخوار ہوں گے۔ اس وضاحت کے بعد ہم کہتے ہیں کہ نرینہ اولاد کی موجودگی میں بھائیوں کو کچھ نہیں ملتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانیں اور اس کے سامنے سپر انداز ہو جائیں۔ مرحوم کی جائیداد سے اس کی بیوہ کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر ان بیویوں کو ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا۔'' (النسآء: ۱۲)

بیوہ کا حصہ نکالنے کے بعد باقی ترکہ مرحوم کی نرینہ اور مادینہ اولاد کا ہے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کا حصہ دو اور جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کا ہے۔'' (بخاری' فرائض: .....)

میت کے قریبی رشتہ دار' اس کے بیٹے ہیں اور وہ اپنی بہنوں کو بھی اس جائیداد میں شریک کریں گے' باقی ماندہ جائیداد اس طرح تقسیم کی جائے کہ ایک بیٹے کو بیٹی سے دوگنا حصہ ملے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔'' (النسآء: ۱۱)

سہولت کے پیش نظر مرحوم کی جائیداد کے آٹھ حصے کر لیے جائیں۔ ایک حصہ بیوہ کو' دو دو حصے ہر لڑکے کو اور ایک حصہ لڑکی کو دے دیا جائے۔ بھائیوں کو اس کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا۔

میت کی کل جائیداد کے 8 حصے				
بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی
1	2	2	2	1

واللہ اعلم!

دفاعِ حرمین اور امت مسلمہ کا کردار

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین آل شیخ حفظہ اللہ
مترجم ——— جناب شفقت احمد مغل ——— نظر ثانی ——— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثنا اور درود وسلام کے بعد!

مسلمانو! میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی اور اطاعتِ الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی و مصیبت سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، اور ہر مشکل کو آسانی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ متقی شخص کے لیے فتح، غلبہ، اپنی تائید اور برتری مقدر کر دیتا ہے۔

اے مسلمانو! بہت ہی دکھ کی بات ہے کہ ساری دنیا نے پیارے یمن کے بدلتے حالات کا مشاہدہ کیا، جس یمن اور کتاب وسنت پر گامزن اہل یمن کے بارے میں نبی ﷺ نے توصیفی کلمات کہے اور فرمایا:

''ایمان یمنی ہے، اور حکمت بھی یمنی ہے۔'' (بخاری)

بہت ہی پریشان کن حالات میں سنگین تبدیلیوں کا پیارے یمن میں مسلمانوں نے مشاہدہ کیا اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ باغیوں نے منتخب قیادت کا تختہ الٹ دیا اور اہل علاقہ پر دست درازی کی، جس کی وجہ سے گھر بار تباہ ہوئے اور امن وامان تار تار ہو گیا، پر امن لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا، بلکہ ظلم زیادتی کا یہ بازار پورے خطے کے امن کے لیے کھلا خطرہ بن گیا، ملکِ حرمین شریفین اور یہاں کے لوگوں کے لیے اس کے خطرات نہایت خاص نوعیت کے تھے۔

دانشمندی اور حکمت پر مبنی رائے شماری بھی ہوئی کہ یمن میں اتحاد اور پائیدار امن واستحکام، پر امن طریقوں اور بات چیت کے ذریعے سے قائم ہو سکے، اس کے لیے خلیج عرب کی ریاستوں کی جانب سے کی جانے والی کوششیں بھی قابلِ ذکر ہیں۔

لیکن معاملہ مزید سنگین ہوتا گیا، حالات اتنے بگڑ گئے کہ یمن میں امن وامان کلی طور پر تہ و بالا ہو کر رہ گیا، جس کی وجہ سے جبراً وقہراً ملکی قیادت منظر سے غائب کر دی گئی، اور حالات مسلمانوں کے علاقے میں اتنے تشویش ناک اور ہولناک ہو گئے کہ وہ یمن، اہل یمن اور پڑوسی ممالک کے لیے خطرے کی گھنٹی بجانے لگے۔

اہل یمن کو ظلم وزیادتی اور ملکی قیادت کو مسلسل دشواری کا سامنا تھا، پھر دانشمندانہ طور پر آگاہ کیا گیا کہ اب تو یمن ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے، اور یمن میں امن و امان، معدوم اور خانہ جنگی شروع ہونے والی ہے، جس سے ملک و قوم کو نقصان ہوگا اور پڑوسی ممالک بھی متاثر ہونگے۔

اسلامی بھائیو! اس وقت نازک ترین حالات، اور مشکل ترین صورتحال کا بہت سے مسلم ممالک کو سامنا ہے، یہ کسی طور پر بھی دینِ حنیف اور بلند اخلاقی اقدار کیساتھ مناسبت نہیں رکھتا۔

ان پر خطر حالات سے بچانے کے لیے اسلامی ممالک نے خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ کی قیادت میں یمنی حکومت اور یمنی عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا، جس سے بد امنی کا قلع قمع اور اس غدارانہ انقلاب کا سد باب ہو

یہ حالات غرور، لالچ اور عارضی مفاد کے تحت پیدا کیے گئے، انہی مذموم مقاصد کی وجہ سے ایسے گھناؤنے ایجنڈوں کی آبیاری ہوتی ہے جو مسلم معاشرے کو تہس نہس کر دیں۔ ان ایجنڈوں کی ہمارے عقائد سے کھلی دشمنی ہے۔ انہی کی وجہ سے ہمارے علاقوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ایسے ہولناک حالات پیدا کر کے ہمارے وسائل واسباب کو لوٹا جا رہا ہے۔

چنانچہ ان حالات و واقعات کے تحت ہمارے حکمرانوں نے کندھوں پر پڑی ذمہ داری نبھاتے ہوئے ایسے ضروری اسباب اپنائے ہیں جو اللہ کے حکم سے ملک و قوم کی حفاظت کے ضامن تھے، یہ اقدامات مسلم حکمرانوں پر عائد ذمہ داری میں شامل ہیں تا کہ وہ مسلم معاشروں کے حقوق کا تحفظ کر سکیں اور علاقائی و عالمی امن و امان اور سلامتی کے لیے بھرپور کردار ادا کر سکیں اور دشمنان اسلام کی منصوبہ بندیوں کو ناکام بنائیں، کیونکہ دشمن اپنے منصوبوں کے ذریعے پورے علاقے میں تباہی کا طوفان اٹھانا چاہتا ہے۔

جب پر امن طریقے سے مسئلہ حل نہ ہو سکا، سیاسی بات چیت بھی کارگر نہ ہوئی اور یمن کی آئینی قیادت اور حکومت نے اپنے برادر اسلامی ممالک سے یمنی قوم کیساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا مطالبہ کیا، تا کہ یمن کو پر خطر اور پر پیچ حالات سے بچایا جائے جو تمام مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔

پھر پوری امت مسلمہ کو سنگین نتائج اور ان پر خطر حالات سے بچانے کے لیے اسلامی ممالک نے خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ کی قیادت میں یمنی حکومت اور یمنی عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا، تا کہ مسئلہ کا معقول اور پائیدار حل تلاش کیا جائے جس سے بد امنی کا قلع قمع اور اس غدارانہ انقلاب کا سد باب ہو۔

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

''بیشک تمام مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

اور نبی ﷺ کے اس فرمان پر مبنی ہے کہ:

''اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، نہ ہی اسے رسوا کرتا ہے اور اسے تنہا نہیں چھوڑتا ہے۔'' (متفق علیہ)

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اپنے بھائی کو تنہا نہیں چھوڑتا'' کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے مظلوم بھائی کو ظالم کے رحم وکرم پر تنہا نہیں چھوڑتا، بلکہ اپنے مظلوم بھائی کی مدد کر

کے اس کا بھرپور دفاع کرتا ہے، یہ درجہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دینے سے بڑا ہے۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے زیادتی کرنے والے کا ہاتھ پکڑنے اور مظلوم کی مدد کرنے کو واجب قرار دیا، اور فرمایا:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ (التوبۃ: 71)

''مومن مرد اور مومن عورتیں سب ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔''

ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

''اپنے بھائی کی ہر حال میں مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' تو ایک آدمی نے کہا:

''اللہ کے رسول! اگر وہ مظلوم ہو تو میں اسکی مدد کروں یہ تو سمجھ میں آ گیا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو پھر اس کی مدد کیسے کروں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اسے ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔'' (بخاری)

باہمی تعاون اخوت کا بنیادی حق اور اس کا عملی تقاضا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ﴾ (الحجرات: 9)

''اگر (مسلمانوں کی دو جماعتوں میں سے) ایک دوسری پر زیادتی کرے تو باغی جماعت سے دو ہاتھ کرو، حتی کہ باغی جماعت اللہ کے حکم کے تابع ہو جائے۔''

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''عدل کی خوبصورت ترین شکل مظلوم کی مدد ہے۔''

اسی طرح زین العابدین رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ: یا اللہ! میں تجھ سے ایسے مظلوم کے بارے میں معافی چاہتا ہوں جس پر میرے سامنے ظلم ہو لیکن اس کی مدد نہ کر سکوں اگرچہ مظلوم شخص غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، مظلوموں کی مدد اور زیادتی کا شکار لوگوں کیساتھ تعاون کرنا بنیادی اسلامی اصول ہے، چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسلم حکمران پر لازمی ہے کہ اہل ذمہ کا تحفظ یقینی بنائے اور انہیں ظلم و زیادتی کرنے والے مسلمانوں اور کفار سے محفوظ رکھے۔

پوری امت پر ضروری ہے کہ زیادتی کرنے والوں کو روکیں اور مسلم ممالک کے امن و امان اور استحکام کو مخدوش کرنے والوں کی پیش قدمی کے سامنے بند باندھیں، تاکہ لوگوں کو دین و دنیا کے بارے میں مکمل امن حاصل ہو؛ کیونکہ یہ بھی اس دین کے مقاصد میں سے ایک ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ: (کوئی بھی شخص کسی مسلمان کا ساتھ ایسی جگہ چھوڑ دے جہاں اس کی ہتک عزت کی جا رہی تھی، اور اسے بے آبرو کیا جا رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ بے یار و مددگار چھوڑے گا جہاں اسے مدد کی ضرورت ہوگی۔ احمد نے اسے صحیح سند کیساتھ روایت کیا ہے۔

فوجی مداخلت اس وقت عمل میں لائی گئی، جب پر امن طریقے سے مسئلے کے حل کا ہر راستہ بند ہو گیا، بلکہ باغیوں کی طرف سے کسی بھی بات کو سننے سے یکسر انکار کر دیا گیا، مزید برآں وہ ایسے اقدامات پر اتر آئے جس سے یمن اور پڑوسی ممالک سمیت سب پر خطرات منڈلانے لگے

آج امت اسلامیہ کو موجودہ صورت حال میں بہت سے بیرونی حملوں کا سامنا ہے، جو کہ مختلف صورتوں میں نمودار ہوتے ہیں، لیکن ان میں سے سب سے خطرناک حملہ یہ ہے کہ کسی بھی ملک کو اندر سے کھوکھلا کیا جائے، یوں کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو مارنے لگیں، اگر پوری قوم و ملت ان دخل اندازیوں کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑی نہ ہوگی، تو مسلم ممالک ان کے سامنے لقمہ تر بن کر رہ جائیں گے، جو یکے بعد دیگرے ایک ایک کر کے اس آگ کا نشانہ بنتے جائیں گے۔

حقیقت میں مکار دشمنوں کی منصوبہ بندی ہی یہی ہے، لہذا حکمران و رعایا سمیت اس کے سامنے پوری قوت و طاقت کیساتھ کھڑا ہونا ضروری ہے، تاکہ امت اور مسلم معاشرے ہمہ قسم کے نقصانات اور خطرات سے محفوظ ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ﴾ (النساء: 71)

''اے ایمان والو! اپنا دفاعی (سازو سامان) ہاتھوں میں رکھو۔''

اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ (الانفال: 60)

''اور جہاں تک ممکن ہو ان کے مقابلے کے لئے قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو۔ جن سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دیگر دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ انہیں جانتا ہے۔''

یہ فیصلے، اقدامات اور فوجی مداخلت اس وقت عمل میں لائی گئی، جب پر امن طریقے سے مسئلے کے حل کا ہر راستہ بند ہو گیا، بلکہ باغیوں کی طرف سے کسی بھی بات کو سننے سے یکسر انکار کر دیا گیا، مزید برآں وہ ایسے اقدامات پر اتر آئے جس سے یمن اور پڑوسی ممالک سمیت سب پر خطرات منڈلانے لگے، اس وقت اہل حل وعقد اور ذمہ داران کے پاس ایک ہی حل بچا جو ابو تمام نے ذکر کیا ہے:

''جب شر بالکل واضح ہو گیا اور ان کی جارحیت عریاں ہو کر سامنے آ گئی، اور فیصلہ کن اقدام کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تو ہم نے ان سے حساب چکانے کا فیصلہ کیا۔''

آج تمام مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہو چکا ہے کہ تفرقہ، اختلاف اور اپنی صفوں میں دراڑیں پیدا کرنے سے دور ہو جائیں اور مسلمانوں کے بارے میں کی جانے والی منصوبہ بندیوں سے بچیں۔ یہ منصوبہ بندیاں صرف مسلمانوں میں اختلافات، ان کے عقائد سے متعلق زبان درازی، مسلم اسباب و وسائل پر قبضہ اور مسلم علاقوں و معاشروں سے امن و امان ناپید کرنے کے لیے کی جاتی ہیں۔

مسلمانوں میں ان منصوبوں کیخلاف بیداری اسی وقت پیدا ہوگی جب تک باہمی تصادم اور ٹکراؤ کے اسباب ختم نہیں ہونگے۔ ساتھ میں ایسی فضا مہیا کرنا ضروری ہے جس کا مقصد اتحاد و اتفاق اور قومی مفاد کو

ترجیح دینا ہو، اسی طرح دینی وملی مفادات کے سامنے ذاتی مفادات کی قربانی کا جذبہ پیدا ہو، ان تمام امور کا بنیادی مقصد یہ ہو کہ سب سے پہلے دین کی خدمت اور پھر اس کے بعد ملک و وطن کے امن و امان کے استحکام کے لیے کوشش کی جائے، وگرنہ ؎ ی صورت حال کسی شاعر کے مطابق یوں ہوگی:

''میں نے تمہیں یقینی بات کا حکم دیا تو تم نے میری بات نہ مانی، اب تمہارے پاس حکمرانی نہیں رہی، تو نادم ہو رہے ہو!''

تمام حکومتوں اور دانشوروں پر لازم ہے کہ امت کے مسائل اور ان کے حل کے بارے میں ان کی ایک متفقہ پر عزم رائے ہو، تا کہ ان سے شرعی مقاصد اور دنیاوی اہداف حاصل کیے جائیں اور دشمنوں کو اپنے شریر و مذموم اہداف حاصل کرنے کا موقع ہی نہ ملے، کیونکہ جب مصیبت آتی ہے تو سب پر آتی ہے، لیکن جب خیر آئے تو عموماً مخصوص لوگوں تک محدود ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خود سے تباہ ہونے والے ہی کو تباہ فرماتا ہے۔

اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لیے آگہی مہم چلائیں، اور انہیں درست تعلیمات سے بہرہ ور کریں، تا کہ حکمران و رعایا کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہو۔

اسی طرح پرفتن اوقات میں انفرادی فتووں سے بالکل گریز کریں، کیونکہ زمینی حقائق نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ ان سے اچھے اور مثبت نتائج برآمد نہیں ہوتے، چنانچہ اس پہلو پر حکمت اور فہم و فراست سے کام لینا انتہائی ضروری ہے۔

اسی طرح اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ بات چیت اور عملی مظاہرے میں متوقع نتائج کو پیش نظر رکھیں، تا کہ تمام معاملات خوش اسلوبی کیساتھ مکمل ہوں اور اچھے نتائج کا باعث بنیں، کیونکہ مختلف ممالک میں مسلمانوں کو درپیش مسائل پہلے ہی بہت ہیں، جو کہ کسی سے مخفی بھی نہیں ہیں، ان مسائل کی وجہ سے بہت ہی زیادہ نقصانات ہوئے، اور ان نقصانات و تباہی کے اعداد و شمار کے متعلق اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، اسی کے سامنے گڑگڑائیں، دینِ الٰہی پر عمل پیرا ہوں، احکام الٰہی کی تعمیل کریں، حدودِ الٰہی سے تجاوز نہ کریں، گناہوں میں ملوث نہ رہیں؛ کیونکہ کسی بھی فتنے سے بچاؤ اور بحران سے نکلنے کا یہی واحد راستہ ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ﴾ (الذّٰریٰت: 50)

''اللہ کی طرف دوڑو۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾ (الأنعام)

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کیساتھ ظلم یعنی شرک کی آمیزش نہیں کی، صرف انہی لوگوں کے لیے امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

ایک جگہ فرمایا:

یمن کے سپوتوں پر لازم ہے کہ خواہشات یا شیطان کی بات مت مانیں اور اسی طرح دنیاوی و شخصی مفادات کے پیچھے مت لگیں ورنہ اپنا ملک گنوا بیٹھو گے، اور یہی سب سے بڑی خیانت ہوگی

﴿تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (النور)

''اے مؤمنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرو، تا کہ تم ہی فلاح پاؤ۔''

مایوس کن فتنے، مختلف مصائب، بڑے بڑے سنگین مسائل اور مہلک بیماریاں لوگوں کے گناہوں، شرعی مخالفتوں اور سنت محمد یہ سے ہٹنے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾ (الشوریٰ: 30)

''تمہیں کچھ بھی مصیبت پہنچے تو وہ تمہارے اپنے شامتِ اعمال کی وجہ سے پہنچتی ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾ (ال عمران)

''بھلا جب (احد کے دن) تم پر مصیبت آئی تو تم چلا اٹھے کہ یہ کہاں سے آ گئی؟ حالانکہ اس سے دوگنا صدمہ تم کافروں کو پہنچا چکے ہو؟ آپ ان مسلمانوں سے کہہ دیں کہ: یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

علمائے یمن، حکمران، سیاستدان اور عوام الناس پر لازمی ہے کہ باہمی اتحاد و اتفاق قائم کریں، تا کہ سنگین خطرات اور بھیانک نقصانات سے اپنے دین وعقیدے اور خطے کی کامیابی کیساتھ حفاظت کر سکیں، وگرنہ ان خطرات کا دین و دنیا میں یکساں نقصان ہوگا، ان کے لیے ضروری ہے کہ ہر قسم کی مکاری وعیاری پر مشتمل کسی بھی منصوبہ بندی کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾

''سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور تفرقہ نہ ڈالو۔'' (آل عمران: 301)

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝﴾ (الأنفال)

''آپس میں تنازعات مت کھڑے کرو ورنہ ناکام ہو جاؤ گے، اور تمہاری ہوا تک اکھڑ جائے گی، لہٰذا (اتحاد کیساتھ) ڈٹے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔''

تمام لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے علاقوں اور اسباب و وسائل کی حفاظت کریں، اپنی قوم، معاشرے، اور قومی دھارے کا تحفظ یقینی بنائیں، یمن کے سپوتوں پر لازم ہے کہ خواہشات یا شیطان کی بات مت مانیں اور اسی طرح دنیاوی و شخصی مفادات کے پیچھے مت لگیں ورنہ اپنا ملک گنوا بیٹھو گے، اور یہی سب سے بڑی خیانت ہوگی، جو سنگین جرم بھی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الأنفال)

''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو جبکہ تم جانتے ہو۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد:

مسلمانو! اس ملک میں رہنے والوں پر اللہ کی بے شمار نعمتیں ہیں، ان میں سے ایک نعمت اس ملک کی قیادت ہے جو کہ نفاذِ شریعت کے اعتبار سے بالکل منفرد ہے، اس قیادت کی پوری جد وجہد اس ملک کے امن و امان کے استحکام کے لیے ہے، یہ ملک حرمین شریفین کی سرزمین ہے، یہی ملک سرزمین رسالت ہے، بلکہ یہ روئے زمین پر موجود ہر مسلمان کا اپنا ملک ہے، اس ملک کا امن ہر مسلمان کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی ہمارے قائد خادم الحرمین الشریفین شاہ سلمان کی مدد فرمائے، جنکی ذمہ دارانہ زندگی حکمت اور دانشمندی سے بھرپور ہے۔ وہ اتحاد امت کے لیے اپنی سیاسی سرگرمیوں میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنے دیتے، ان کی پوری کوشش ہے کہ امت اسلامیہ کا امن و امان مخدوش نہ ہو، پوری امت راحت و استحکام کیساتھ زندگی گزارے۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے، خادمِ حرمین شریفین کا یہ اقدام ایک ٹھوس تاریخی اقدام ہے، جو سنہرے لفظوں کیساتھ تاریخ میں لکھا جائے گا، انہوں نے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف بنائی جانے والی منصوبہ بندیوں پر یہ قدم اٹھایا۔ ابوتمام نے اسی قسم کے اقدامات کے بارے میں کہا تھا:

''یہ ایک بہت بڑی فتح ہوگی جسے بیان کرنے کے لیے شعروں کا قصیدہ یا نثری خطبہ ناکافی ہے۔''

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ انہیں اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے اور انہیں مزید کی توفیق دے، اللہ تعالی ان کی مکمل معاونت فرمائے، انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے، ولی عہد اور نائب ولی عہد کی بھی حفاظت فرمائے۔

اس ملک کے تمام افراد یہ جان لیں کہ قرآن و حدیث کی نصوص اور مقاصد شریعت پر عمل پیرا ہوں، تاکہ مفادِ عامہ کا تحفظ ممکن ہو اور کم سے کم نقصانات کا خدشہ بھی باقی نہ رہے، ملک حرمین شریفین کے تحفظ، اور اس ملک کی سرحدوں کی حفاظت یقینی بنائی جائے، نیز عالمی امن و امان کے تناظر میں اس خطے کے حکمرانوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات کو سراہا جائے، ان کا یہ موقف سب کی طرف سے تائید کا مستحق بھی ہے، تاکہ سب کے سب مسلمان ان باغیوں کے شر سے محفوظ رہیں، اور ان کی بے پناہ منصوبہ بندیوں سے تحفظ مل سکے۔

اللہ تعالی ان کی تمام منصوبہ بندیوں کو غارت فرمائے اور مکر کرنے والوں کیساتھ مکر فرمائے، اس ملک کے تمام افراد پر لازمی ہے کہ وہ اپنے قائدین کیساتھ ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوں۔

اہل علم کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کی صحیح سمت کی جانب رہنمائی کریں، اور نوجوان اپنے قائدین کے ساتھ رہیں، تاکہ امن و امان قائم رہے اور خطرات ٹل جائیں۔

یا اللہ! ملک شام میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! شام کے مسلمانوں سے فتنے اور مصیبتیں دور فرما دے، یا اللہ! عراق میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! تونس میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! مصر میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! انہیں اپنی خصوصی حفاظت میں محفوظ فرما، یا اللہ! لیبیا اور یمن میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! مسلمانوں کی ساری دنیا میں حفاظت فرما، یا ذالجلال والاکرام!

.....

حج پالیسی 2015ء کا اعلان

گذشتہ سال کی نسبت 17 ہزار روپے اخراجات کم ہوں گے۔

حج درخواستیں 15 سے 23 اپریل تک وصول کی جائیں گی۔

اسلام آباد: قائمہ کمیٹی مذہبی امور نے حج پالیسی 2015ء کی منظوری دی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم چیئرمین قائمہ کمیٹی مذہبی امور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ وزارت کے اعلیٰ حکام نے اجلاس کو حج پالیسی 2015ء پر بریفنگ دی۔ اس سال ایک لاکھ 43 ہزار 368 پاکستانی حج کی سعادت حاصل کریں گے۔ 50 فیصد افراد سرکاری سکیم اور 50 فیصد نجی آپریٹرز کے ذریعے سعودی عرب جائیں گے۔ حرم کی توسیع کے باعث کوٹے میں 20 فیصد کمی کی گئی ہے۔ سرکاری سکیم کے تحت عازمین حج کو براہِ راست مدینہ منورہ لے جایا جائے گا۔ قرعہ اندازی کے ذریعے کامیاب درخواست گزاروں کا اعلان 28 اپریل کو کیا جائے گا۔

سرکاری سکیم کے تحت مکہ مکرمہ میں رہائش کا کرایہ 3 ہزار ریال فی کس اور مدینہ منورہ میں 600 ریال فی کس ہوگا۔

کراچی، کوئٹہ اور سکھر سے حج اخراجات 2 لاکھ 46 ہزار 231 روپے جبکہ دیگر شہروں سے اخراجات 2 لاکھ 55 ہزار 271 روپے ہوگا۔

جس شخص نے گذشتہ پانچ سال میں حج ادا کیا ہوگا وہ 2015ء کے لیے درخواست دینے کا اہل نہیں ہوگا۔ 45 سال سے زائد عمر کی خواتین محرم کے بغیر حج کر سکیں گی جبکہ اس سے کم عمر کی خواتین کے لیے محرم کی شرط لازمی ہے۔ کسی نئے گروپ کو کوٹہ الاٹ نہیں کیا جائے گا۔

حرمین کے تحفظ کے لیے ہزاروں رضاکار تیار ہیں

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سینئر نائب ناظم اعلی اور قرآن بورڈ پنجاب کے ممبر مولانا محمد نعیم بت نے کہا ہے کہ سعودی عرب سے ہمارا اسلامی اور تاریخی رشتہ، سعودی پاکستان کا محسن اور بے لوث مددگار ہے، اس کی حفاظت پاکستان کی حفاظت کے برابر ہے، حکومت چاہے تو لاکھوں رضاکار سرزمین حرمین کی حفاظت کیلئے دینے کو تیار ہیں، ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامع مسجد کنز الرحمہ میں خطبہ جمعہ اور بعد ازیں اہلحدیث یوتھ فورس کے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین کا تحفظ امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے جس سے کسی صورت غفلت کا مظاہرہ نہیں ہو سکتا، انہوں نے کہا حوثی باغی ہیں اور باغیوں کی حمایت کرنے والے انتشار کے علمبردار اور امریکی و اسرائیلی سازش میں شریک ہیں، قوم ایسے عناصر کو پہچان لے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے پیٹ فارم سے ملک بھر میں تحریک تحفظ حرمین جاری ہے۔ لاکھوں رضاکار مرکز توحید اور مہبط وحی سرزمین حجاز کی حفاظت کے جذب سے سرشار ہیں۔ پاکستان کے اہلحدیث خصوصاً اور دیگر شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے عموماً سعودی عوام اور حکومت کو اپنی ہمدردیوں کا یقین دلاتے ہیں۔

بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ

تحریر: جناب پروفیسر ساجد میر

حرمین شریفین (مکہ اور مدینہ) کی مقدس عبادت گاہوں کے خلاف سازشیں صدیوں سے چلی آرہی ہیں۔ ابرہہ نامی ایک عیسائی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے تقریباً دو ماہ پہلے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیئے حملہ آور ہوا تھا لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُسکے مقابلے کے لیے ابابیلوں (پرندوں) کی فوج بھیج دی جنہوں نے ابرہہ اور اُسکے لشکر پر سنگ باری کرکے اُسے رہتی دنیا کے لیے نشان عبرت بنا دیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ ابرہہ نے یمن کے دارالسلطنت صنعاء میں ایک عالی شان گرجا گھر بنا رکھا تھا اور چاہتا تھا کہ عرب کے لوگ خانہ کعبہ کی بجائے اُسکے گرجا گھر کو اپنی عبادت کا مرکز بنائیں۔ جب یہ ممکن نہ ہوسکا تو اس نے نعوذ باللہ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کی ٹھان لی اور ہاتھیوں کی فوج لے کر آیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے پرندوں کے ہول در ہول بھیج دیئے' جنہوں نے ایسی کنکریاں برسائیں کہ ابرہہ اپنے لشکر سمیت نیست و نابود ہوگیا۔ یہاں تک کہ ابرہہ سمیت اس کی فوج کا ایک آدمی بھی زندہ نہ بچ سکا اور ہاتھیوں سمیت ان کے جسموں کی بوٹیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زمین پر بکھر گئیں۔ ابرہہ نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا ناپاک ارادہ صرف مذہبی جنون میں ہی نہیں کیا تھا بلکہ اس کی پشت پر کھڑی اس وقت کی عیسائی دنیا کو بحر احمر کی بحری گزرگاہ پر مکمل تسلط درکار تھا کیوں کہ اس زمانے میں جس قوت کے ہاتھ میں بحری گزرگاہیں ہوتی تھیں وہی عالمی اقتصادیات کی حکمرانی کرتی تھی۔ اسلام سے قبل چوں کہ خانہ کعبہ عربوں کا ثقافتی اور مذہبی مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا اقتصادی مرکز بھی تھا اس لیے منہدم کرنے کے لیے بڑے جواز کے طور پر ابرہہ نے پہلے یمن میں قائم گرجا گھر کو خود ہی تباہ کیا اور پھر اسکا الزام عربوں پر لگا کر اسلام سے پہلے بیت اللہ کو مٹانے کا ناپاک ارادہ ظاہر کیا لیکن وہ بیت اللہ کو تباہ کرسکا اور نہ ہی اسلام کو مٹا سکا۔ بعض طاقتیں دنیا کے پرامن مذہب اسلام اور مسلمانوں کی عبادت گاہ خانہ کعبہ کو مٹانے کے لیے آج ایک بار پھر ابرہہ کی تاریخ دھرانے کے لیے سرگرداں ہیں۔ یمن کے لوگ سعودی عرب کے ساتھ تاریخی، ثقافتی اور مذہبی نہیں بلکہ خاندانی سطح کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں۔ اس ناطے یمنی عوام کی مدد کرنا ایک فرض ہے تاکہ یمن کو اس کے اپنے قدموں پر کھڑا کیا جاسکے اور انہیں ایک خوشحال اور پرامن زندگی کی طرف لوٹایا جاسکے۔ اسی مقصد کی خاطر ''فیصلہ کن طوفان'' کے نام سے آپریشن شروع کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ یہ بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ ہے۔

شنید ہے کہ یہ صرف یمن کا اندرونی مسئلہ ہے جبکہ باغی حوثیوں نے یمنی دارالحکومت صنعا پر قبضہ کرلیا اور عدن کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ''یہاں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ اگلا ہدف ان کا سعودی عرب ہے۔'' تو پھر سعودیہ اور اس کے حامی ممالک کس طرح اس صورتحال سے لاتعلق رہ سکتے ہیں؟

کسی بھی ملک میں اسلحہ کے زور پر اقتدار پر قبضہ کی خواہش کو دینی' سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے درست قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہر ملک اپنے آئین اور دستور کے مطابق ریاستی امور چلاتا ہے اور وہاں کے عوام مروجہ سیاسی نظام کے مطابق اپنے حکمرانوں کا چناؤ کرتے ہیں۔ بعض ممالک میں جمہوری طرز عمل ہے اور بعض کے ہاں صدارتی یا شاہی نظام چل رہا ہے۔ جس سے جہاں کے عوام خوش ہیں' وہ نظام انکے ہاں درست اور تسلیم سمجھا جاتا ہے۔ نظام اقتدار کو اسلام یا کفر قرار نہیں دیا جاسکتا، مقصود عوام الناس کی فلاح و بہبود اور نظم اجتماعی کا قیام ہونا چاہیے۔ پاکستان میں جمہوری طرز حکمرانی ہے اگر یہاں کبھی کسی گروہ نے نظام کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا یا اسلحہ کے زور پر اقتدار پر قبضہ کی خواہش ظاہر کی' اسے عوام نے برے طریقے سے نظر انداز کردیا۔ سیاسی یا مذہبی جماعتیں جو پارلیمانی طرز سیاست پر یقین رکھتی ہیں سب نے مل کر ایسی منفی سوچ کی آگے بڑھ کر مذمت کی۔ یمن میں بھی حوثیوں کی طرف سے اسلحہ کے زور پر اقتدار پر قبضے کی کوشش کی گئی جو قانونی اور اخلاقی لحاظ سے درست قرار نہیں دی جاسکتی۔ یقیناً اس طرح کا جارحانہ طرز عمل دنیا کا کوئی بھی ملک برداشت نہیں کرسکتا۔ دنیا میں لسانی، مذہبی، گروہی یا فرقہ وارانہ بنیادوں پر اقتدار پر قبضے کی روایات کے ہمیشہ خوفناک نتائج نکلے ہیں۔ وقتی طور پر اگر کسی نے اپنے زور بازو پر یا اپنی دہشت سے قبضہ جما بھی لیا تو وہ کبھی پائیدار نہیں رہا۔ یمن کا مسئلہ یہ ہے کہ اس کا ہمسایہ سعودی عرب ہے، جو حرمین شریفین کی وجہ سے ایک مقدس ریاست ہے۔ جس کے ساتھ دین اور اخوت کے رشتہ کی بنیادو پر کروڑوں مسلمانوں کے محبت وعقیدت کے جذبات ہیں۔ یمن کے ساتھ سعودی عرب کی 1800 کلومیٹر طویل سرحد ملتی ہے۔ جہاں سے اکثر حوثیوں کی طرف سے تخریبی کارروائیاں جاری رہتی ہیں اور سعودی عرب میں مداخلت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ سعودی عرب کی یہ تشویش بجا ہے، انہیں اپنے اقتدار کی نہیں بلکہ حجاز مقدس کو فتنوں سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ یمن کا مسئلہ صرف سعودی عرب کا نہیں بلکہ امت مسلمہ کا مسئلہ بن چکا ہے۔ مشرق وسطی کے ساتھ ساتھ پاکستان پر بھی اسکے منفی اثرات پڑیں گے۔ فرقہ وارانہ آگ کا الاؤ پوری اسلامی دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ پاکستان میں رہنے والے کروڑوں مسلمانوں، حکومت اور پاک فوج کی اس ضمن میں تشویش بالکل بجا ہے۔ پاک سعودی دوستی ایمان اور دینی اخوت کے رشتے میں پروئی ہوئی ہے۔ سعودی عرب پر کسی بھی قسم کی جارحیت اور حملے کو یا پاکستان پر کسی قسم کی جارحیت اور حملے کو دونوں ممالک اپنے اوپر حملہ تصور کریں گے اور برادر ملک کا اسی طرح دفاع کیا جائے گا جس طرح اپنے ملک کی سرحدوں کا

تحفظ کیا جاتا ہے۔

کہا جارہا ہے کہ یہ صرف یمن کا اندرونی مسئلہ ہے اس لیے سعودی عرب اور دیگر ملکوں کو وہاں حملے نہیں کرنے چاہئیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حوثی باغی جو یمن کی آئینی و قانونی حکومت کے خلاف مسلح کاروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں' انہوں نے یمنی دارالحکومت صنعا پر قبضہ کرلیا اور پھر عدن کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ صرف یہاں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ ان کا اگلا ہدف سعودی عرب ہے تو پھر سعودیہ اور اس کے حامی ممالک کس طرح اس صورتحال سے لاتعلق رہ سکتے ہیں۔ خلیجی ممالک اس بات سے بھی خبردار کر چکے ہیں کہ سعودی عرب کی سرحد سے ملحقہ علاقوں میں بھاری ہتھیاروں کے ساتھ فوجی مشقیں بند کی جائیں۔ اگر اس کے باوجود سرحدوں پر خطرات کھڑے کئے جاتے ہیں تو کیا سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک کو ایسا کرنے والے باغیوں کی بغاوت کچلنے اور اپنے ملک کے دفاع کا پورا حق حاصل نہیں؟ جہاں تک ایران اور سعودی عرب کے مابین اختلافات اور شیعہ سنی جنگ چھڑنے کی بات ہے تو اس کا کوئی بھی حامی نہیں۔ بڑی دیر سے صلیبی و یہودی کوشش کر رہے تھے کہ بیت اللہ اور مسجد نبوی والی سرزمین سعودی عرب (جس کا دفاع ہر مسلمان اپنے عقیدے و ایمان کا حصہ سمجھتا ہے) کو عدم استحکام سے دوچار کیا جائے۔ آج اگر صلیبی و یہودی خطہ میں فسادات کی آگ بھڑکا کر سعودی عرب کو کمزور کرنے اور حرمین الشریفین کو نقصانات سے دوچار کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں تو سب ملکوں کو کلمہ طیبہ کی بنیاد پر متحد ہو کر سرزمین حرمین الشریفین کا تحفظ کرنا چاہیے اور کسی کو اس حوالہ سے صیہونی سازشوں کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ یہ مسئلہ انتہائی حساس ہے۔

سعودی عرب کی سرحدوں کے تحفظ کیلئے ہم سب آخری حد تک جانے کیلئے تیار ہیں۔ سعودی عرب کے دفاع کیلئے پاکستانی حکومت اور افواج پاکستان میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ وہ اس بات پر متفق ہیں کہ حرمین الشریفین کی سرزمین کے تحفظ کیلئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان کی جانب سے سعودی عرب کو واضح طور پر پیغام دینا کہ اسے پاکستانی بری، بحری اور فضائی افواج میں سے جتنی تعداد اپنی مدد کیلئے درکار ہوگی پاکستان امت مسلمہ کے روحانی مرکز کے تحفظ کیلئے ضرور پیش کرے گا، خوش آئند امر ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ بعض نام نہاد دانشور مخصوص ایجنڈے کے تحت اس حوالہ سے بھی قوم کے ذہنوں میں انتشار اور خلفشار پیدا کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں اور یمن میں باغیوں کی قوت کچلنے کیلئے جاری آپریشن کے خلاف خوامخواہ کے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اس سے شیعہ سنی لڑائی کے پروان چڑھنے کی باتیں کر رہے ہیں جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ جب حوثی باغی سابق یمنی صدر علی عبداللہ صالح کے حامیوں کے ساتھ مل کر مسلح کارروائیاں کر کے یمن کے دارالحکومت صنعا پر قبضہ کر رہے تھے" بے گناہوں کا خون بہایا جارہا تھا" عدن کی جانب پیش قدمی اور سعودی عرب کو نشانہ بنانے کے ناپاک عزائم کا اظہار کیا جارہا تھا تو اس وقت ان دانشوروں کو یہ خیال کیوں نہیں آیا کہ ایسی باغیانہ سرگرمیوں کے خلاف آواز بلند کی جائے؟ کیونکہ اس سے خطہ میں عدم استحکام کی صورتحال پیدا ہوگی اور دشمنان اسلام کو اپنے مذموم ایجنڈے پورے کرنے کا موقع ملے گا۔ یمن میں قطعی طور پر دو ملکوں کی جنگ نہیں بلکہ وہاں باغی ایک منتخب حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں اور سرزمین حرمین الشریفین پر حملوں کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ حوثیوں کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جس طرح پاکستان میں بعض گروہ پاک فوج اور حکومتی اداروں پر خودکش حملے اور بم دھماکے کر رہے ہیں۔ انہیں بھی طاقت وقوت کے ذریعے ہی کچلنا پڑے گا۔ یمن کی جنگ کو ایران اور سعودی عرب کی جنگ نہیں سمجھنا چاہیے۔ بعض عناصر جب سعودی عرب کا نام سنتے ہیں تو ان کے تن بدن میں آگ سی لگ جاتی ہے۔ یہ ان کا نظریاتی تعصب ہے جس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ ایک خاص نظریہ کے پیروکار ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے مفاد کے لئے غیر محسوس طریقے سے سعودی عرب کو نشانہ بنا دیں گے۔

ہمیں نہیں بھولنا چاہیے کہ جب دنیا نے ایٹمی دھماکوں کی وجہ سے پاکستان پر پابندیاں لگائیں تو سعودی عرب ہی واحد ملک تھا جس نے برسوں تک پاکستان کو مفت ایندھن فراہم کیا اور امداد بھی کی۔ حالیہ دنوں میں ایک بار پھر سعودی عرب نے ڈیڑھ ارب ڈالر قرض میں نہیں دیئے بلکہ تحفے میں دیئے۔ کوئی شرط لگائی اور نہ ہی اس کے بدلے میں کوئی رعایت طلب کی گئی۔

2005ء کے زلزلہ میں جو کردار سعودی عرب اور ترکی نے ادا کیا' اسے کوئی بھول نہیں سکے گا۔ آج تک سعودی دل کھول کر زلزلہ متاثرین کی بحالی اور تعمیر نو کے لیے 10 سال گزرنے کے بعد آج بھی مصروف ہیں۔

اسلام آباد مظفر آباد شاہراہ پر کوہالہ کے قریب چھتر کلاس میں ایک یونیورسٹی تعمیر ہو رہی ہے۔ یہ کنگ عبداللہ یونیورسٹی ہے۔ جو تقریباً 6 ارب ڈالر کی لاگت سے تعمیر ہو رہی ہے بعض عناصر سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ تعلقات کسی فرد کے ساتھ نہیں بلکہ پوری قوم اور ملک کے ساتھ ہیں۔ ہمارے سامنے پاک سعودی تعلقات کی تاریخ میں کوئی بھی ایسی مثال نہیں کہ سعودی عرب نے کبھی پاکستان کو تنہا چھوڑا ہو یا اس نے تعاون کے بدلے پاکستان سے کوئی رعایت طلب کی ہو۔

تنظیمی اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس شہر وضلع ساہیوال کا ہنگامی تنظیمی اجلاس مرکزی جامع مسجد ثنائیہ سبزی منڈی ساہیوال میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا حافظ محمد ظفر اللہ خاں امیر ضلع' مولانا احمد یار صدیقی سینئر نائب امیر ضلع' مرزا محمد سلیم ناظم شہر' قاری نذیر احمد امیر شہر' قاری امجد فاروق عدیل ناظم مالیات ضلع' مولانا شاہد اقبال ظہیر ناظم تحصیل ساہیوال' مولانا محمد یوسف عابد' مولانا منیر احمد' قاری محمد حسن سلفی' قاری محمد شبیر انجم' مولانا عبدالغفور یورش' حافظ محمد عبداللہ خاں داؤدخیانہ' قاری ذوالفقار مجاہد' قاری عبدالرحمن شاہد' عبداللطیف' حافظ شیخ محمد بابر ودیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ ہر مسجد میں تحفظ حرمین شریفین کا فلیکس لگوایا جائے گا۔ شہر اور ضلع بھر میں ہینڈ بل تقسیم کیے جائیں گے۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت مرکزی جمعیت
واہلحدیث یوتھ فورس شہر وضلع ساہیوال

درخواست دعائے صحت

استاذ القرآء الشیخ قاری محمد ادریس عاصم کچھ عرصہ سے علیل ہیں' ان کی اہلیہ محترمہ بعارضہ قلب پنجاب کارڈیالوجی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر فرمائے۔ (ادارہ)

علم تجوید.....اہمیت وافادیت!

مترجم جناب قاری عبدالحسیب گلیانی ظہرانی جناب استاذ القراء الشیخ محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی مقدس اور محترم کتاب ہے' جو جن وانس کی رہنمائی کے لیے نازل کی گئی ہے۔ اس کا پڑھنا باعث اجر وثواب ہے اور اس پر عمل کرنا تقرب الی اللہ اور نجات اخروی کا ذریعہ ہے۔ یہ قرآن باعث اجر وثواب اسی وقت ہوگا جبکہ اس کی تلاوت اس طرح کی جائے جس طرح اس کا حق ہے اور یہ حق صرف اور صرف علم تجوید سے حاصل ہوگا۔ علم تجوید کا ثبوت قرآن کریم' احادیث نبوی' اجماع امت' قیاس اور اقوال ائمہ سے ملتا ہے۔

قرآن کریم سے علم تجوید کا ثبوت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾ (البقرۃ: 121)

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس کتاب کی تلاوت کا حق اس طرح سے ادا کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے اور ایمان لانے کا حق بھی یہی لوگ ادا کرتے ہیں۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا نہ ہو تو ایمان کا حق بھی ادا نہ ہوگا۔ اب ایمان کا حق ادا کرنے کے لیے تلاوت کا حق ادا کرنا ہوگا۔ تلاوت کا حق کہاں سے اور کس طرح ادا ہوگا اس سلسلے میں یہ بات واضح ہے کہ یہ حق علم تجوید سے حاصل ہوگا۔ علم تجوید کا مطلب تمام حروف کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرنا ہے۔ اور یہ صرف علم تجوید کا ہی کام ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝﴾ (القیامۃ)

''اے محمد! وحی کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان کو تیز تیز حرکت نہ دیا کریں کہ اس کو جلد یاد کرلیں۔ اس کا جمع کرنا' پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم جب آپ کی طرف پڑھیں (تو آپ اس کو سنا کریں) پھر آپ اسی طرح پڑھا کریں۔ پھر اس کے معانی کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو یہ فرمایا کہ آپ تیز نہ پڑھیں' کیونکہ جب تیز پڑھیں گے تو تلاوت میں غلطیاں ہوں گی' ایک حرف دوسرے حرف سے بدل جائے گا۔ جیسے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ..... جس کے معنی ہیں ''کہہ دو اللہ ایک ہے۔''

اگر كُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ..... پڑھا تو پھر اس کے معنی ہوں گے ''کھا تو! اللہ ایک ہے۔''..... معاذ اللہ

نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا..... اس کے معنی ہیں ''ہم ان کو داخل کریں گے گھنے سایہ دار درختوں میں۔''

اور اگر پڑھا جائے نُذْخِلُهُمْ ذِلًّا ذَلِيْلًا..... تو اس کے معنی ہیں ''ہم ان کو ذلیل کریں گے ذلیل کرنا۔

اسی طرح "الا" جس کے معنی ہیں خبردار' اگر پڑھا جائے "علی" تو اس کے معنی ہیں ''پر'' اسی طرح "الصیف" جس کے معنی ہیں موسم گرما اور "السیف" جس کے معنی ہیں تلوار۔ "علیم" جاننے والا "الیم" دردناک۔ "انحر" قربانی کرنا۔ "انھر" نہر یا دریا۔ "قلب" اس کا معنی دل جبکہ "کلب" اس کا معنی ہے کتا۔

یا کسی حرف کو گھٹا یا بڑھا دینے سے بھی معنی مراد الٰہی کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ جیسے:

كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ..... اس کے معنی ہیں کہ ''وہ دونوں کھاتے ہیں۔''

كَانَ يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ..... اس کے معنی بن جائیں گے کہ ''وہ ایک کھاتا ہے۔''

اسی طرح قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ..... اس کے معنی ہیں ''ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔''

اگر پڑھیں قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ..... اس کے معنی ہیں ''کہا اس ایک نے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔''

غور کریں کہ اگر رد وبدل ہو یا لفظ کو گھٹا بڑھا دیا تو معنی مراد الٰہی کے خلاف ہو جائے گا۔ اسی طرح جلدی پڑھنے سے حروف میں کمی یا زیادتی ہوسکتی ہے جس سے معنی میں خرابی لازم آئے گی۔

حرکات میں غلطی کرنا:

ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھ دی۔ جیسے:

اَنْعَمْتَ..... اس کے معنی ہیں ''اے اللہ! آپ نے انعام کیا۔''

اَنْعَمْتُ..... اس کے معنی ہیں ''میں نے انعام کیا۔''

اَنْعَمَتِ..... اس کے معنی ہیں ''تو ایک عورت نے انعام کیا۔''

ملاحظہ فرمائیں کہ ایک حرکت کی تبدیلی سے معنی میں کتنی تبدیلی آجاتی ہے۔

ہماری روز مرہ کی اردو زبان میں بھی بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن میں حرکات کے تبدیل ہونے سے مفہوم بدل جاتا ہے:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِفہام	سمجھنا	اَفہام	فہم کی جمع
پٹنا	مار کھانا	پَٹنا	کثرت ہونا
حُب	محبت	حَب	گولی
رَحم	بخشش	رِحم	بچہ دانی
عَلَم	جھنڈا	عِلم	جاننا/دانائی

بغیر حرکت والے حرف کو حرکت دینا یا حرکت کو گرا دینا:

متحرک کی جگہ ساکن یا ساکن کی جگہ متحرک پڑھنا:

خَلَقْنَا..... اس کا معنی ''ہم نے پیدا کیا''

خَلَقَنَا..... اس کا معنی ''اس نے ہمیں پیدا کیا''

فَعَلْنَا..... معنی ''ہم نے کیا''..... فَعَلَنَا..... معنی ''اس نے ہمیں کیا۔''

ضَرَبْنَا..... معنی ''ہم نے مارا''..... ضَرَبَنَا..... معنی ''اس نے ہمیں مارا۔''

علیٰ ہذا القیاس کہ معنی میں بہت زیادہ تغیر وتبدل ہو

جائے گا اور معنی اور متن قرآنی منشاء و مراد الٰہی کے خلاف ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کو عمداً بدلنا اسے قرآن کریم نے ظلم کہا ہے اور بدلنے والا ظالم ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ﴾

''بس بدل دیا ظالموں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو جو انہیں کہا گیا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "حِطَّة" کہو انہوں نے اس کو "حِنْطَة" بنا دیا۔ "حِطَّة" کے معنی ہیں معاف کر دیں' بخش دیں اور "حِنْطَة" کا معنی ہے گندم۔ قول ربانی کو بدلنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے۔ کیا کوئی اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید میں اس طرح کی غلطی کرے گا جیسے "قُل" کی جگہ "کُل" کہے گا؟

تو کیا اس آیت کا مصداق نہیں ہو گا؟ یقینا ہو گا' قرآن کو غلط پڑھنے والے یقینا اس آیت کے مصداق ہیں۔ نیز اس طرح پڑھنا تحریف میں شامل ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَ﴾

''بدل دیتے ہیں وہ کلام (اللہ) کو اس کی (اصل) جگہ سے۔''

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ﴾

''تحریف کرتے ہیں کلمات میں ان کو اصل مقام سے۔''

علماء کے نزدیک تحریف کی دو قسمیں ہیں:

❶ تحریف لفظی ❷ تحریف معنوی

① قرآن کو تجوید کے خلاف پڑھنا تحریف لفظی میں داخل ہے' نیز تحریف لفظی سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَقُولُوا رَاعِنَا﴾ (البقرة: 104)

''اے ایمان والو! تم کلمہ ''راعنا'' نہ کہو''

کیونکہ منافقین اس کو ''راعینا'' پڑھتے تھے۔ یعنی اس میں تحریف لفظی کرتے تھے۔ یاد رہے! بعض جگہ تحریف لفظی سے تحریف معنوی لازم آتی ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ تو بات واضح ہو گئی کہ تجوید کے خلاف قرآن پڑھنا تحریف لفظی ہے اس سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو عمداً قرآن غلط پڑھے گا اس کے لیے ''الشفاء'' میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

[إن جميع ما فيه حق و إن من نقص منه حرفا قاصدا لذلك اور بدله بحرف آخر مكانه أو زاد فيه حرفا مما لم يشتمل عليه المصحف الذى وقع الإجماع عليه وأجمع على أنه ليس من القرآن عامدا هذا أنه كافر.]

''اور بے شک تمام کا تمام جو اس قرآن مجید میں ہے وہ حق ہے اور بے شک جس شخص نے قصداً اس میں سے کسی حرف کی کمی یا اس کی جگہ میں اور حرف کے ساتھ اس میں تغیر کیا یا اس میں ایسا حرف زائد کیا جو ان حروف میں ہے جس پر مجمع علیہ مصحف مشتمل نہ تھا اور اس بات پر اجماع ہے کہ وہ قرآن مجید سے نہیں اور ایسا تمام اس نے عمداً کیا ہے تو بیشک ایسا انسان کافر ہے۔''

یہ وعید ان لوگوں کے لیے ہے جو صحیح قدرت کے باوجود اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ یعنی تلفظ ادا کے موافق درست اور عمدہ طریق پر ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جو لوگ صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور محنت و کوشش کے باوجود صحیح ادا پر قادر نہیں ہوتے تو ایسے لوگوں پر ذرا بھی طعن و ملامت نہیں اور یہ حضرات وعید سے بری ہیں' ان کے لیے دو اجر ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:

[عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ".] (متفق عليه)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کا ماہر کراماً کاتبین فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس پر قرآن کی تلاوت کرنا مشکل ہے اس کے لیے دو ثواب ہیں۔''

قرآن کو غلط پڑھنے والوں کے لیے وعید:

حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

[رب قارئ للقرآن والقرآن يلعنه.]

یعنی ''بہت سے قاری قرآن ایسے ہیں جن پر قرآن لعنت کرتا ہے۔''

اس وجہ سے کہ یہ قرآن کو غلط پڑھتے ہیں۔

ائمہ فن سے تجوید کا ثبوت:

علامہ جذریؒ ''المقدمۃ الجذریہ'' میں فرماتے ہیں:

والأخذ بالتجويد حتم لازم
من لم يجود القرآن أثم

''اور حاصل کرنا تجوید کا واجب ہے (ضروری) ہے۔ جو تجوید کے ساتھ قرآن نہ پڑھے وہ گنہگار ہے۔''

لأنه به الإله أنزله
وهكذا منه إلينا وصلا

''کیونکہ قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تجوید کے ساتھ ہی نازل کیا ہے اور اسی طرح (یعنی تجوید کے ساتھ) اللہ تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔''

علم تجوید کا اجماع امت سے ثبوت:

نزول قرآن کے زمانہ سے لے کر آج تک قرآن صحیح پڑھنے پر پوری امت کا اجماع ہے اور کسی مسلک کے عالم نے قرآن غلط پڑھنے کا فتویٰ نہیں دیا اور صحیح پڑھنے کا معیار علم تجوید ہے۔ علامہ جذری فرماتے ہیں:

من يحسن التجويد يظفر بالرشد

''جو اچھی طرح تجوید میں ماہر ہو جاتا ہے وہ ہدایت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔''

علم تجوید کا قیاس سے ثبوت:

① قیاس سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس طرح ایک شخص اپنے متعلق یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا کھانا پینا اچھا ہو' لباس اچھا ہو' رہائش اچھی ہو' جب ہر شخص اپنے بارے میں اچھی چیز کو پسند کرتا ہے تو قرآن شریف بطریق اولیٰ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کو اچھے طریقے سے پڑھا جائے اور یہ اچھائی تجوید کے ساتھ پڑھ کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

② قرآن مجید عربی زبان میں ہے اور یہ ۲۹ حرفوں سے

مکلوّن ہے اگر انہیں صحیح ادا نہ کیا جائے تو یہ حروف عربی نہیں رہیں گے بلکہ عجمی بن جائیں گے' مثلاً ضاد کی غلط ادائیگی سے دال یا ذال پڑھنا یا حرکات کو مجہول و ناقص ادا کرنا وغیرہ۔ اس بنا پر قواعد تجوید کی رعایت لابدی امر ہے۔

③ قرآن مجید لفظ اور معنی دونوں کا مجموعہ ہے' امت محمد یہ جو کہ قرآن کے صحیح معانی سمجھنے اور اس کی حدود قائم کرنے کی مکلف ہے۔ اسی طرح اس کے الفاظ کی تصحیح بھی نہایت ضروری ہے۔ اس طریق پر جس کو قراءت وتجوید کے ائمہ نے آنحضرت ﷺ سے حاصل کر کے طبقہ طبقہ ہم تک پہنچایا لہٰذا قرآن کریم کو عجم کی عام زبان اور لہجے کے موافق پڑھنا قطعاً درست نہیں۔

④ قواعد وتجوید کے مطابق پڑھنے سے تلاوت اور ادا میں زینت' خوبصورتی اور رونق پیدا ہوتی ہے۔ پس کسی عاقل وبالغ کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس علم کو چھوڑ دے جس سے کلام الٰہی کی خوبیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

⑤ ہمارے استاد محترم الشیخ محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ تعالیٰ صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر زبان کے صحیح تلفظ کا معیار یہی ہے کہ وہ اہل زبان کے انداز کے مطابق بولی جائے' اسی بات پر قیاس کرتے ہوئے سمجھو کہ قرآن بھی اپنی ایک طرز ادا رکھتا ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل فرمایا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

[عن عبد الله بن عَمرو قال: رسولُ الله ﷺ: "اسْتَقْرِئُوا القُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: عَبْدِاللهِ بنِ مَسْعُودٍ، ومُعَاذٍ، وأُبَيِّ بنِ كَعْبٍ، وسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ".] (متفق علیہ)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار آدمیوں سے قرآن مجید پڑھو' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تعلیم ہر آدمی سے نہیں بلکہ جو ماہر ہو اس سے حاصل کرنا چاہیے۔ ان احادیث سے صاف اور واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ کی قراءت اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی قراءت ترتیل کے ساتھ ہوتی تھی۔

قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا جو حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے یہ دنیا وآخرت دونوں جہانوں کے لیے ہے۔ دنیا میں ترتیل کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کا حکم سورہ المزمل کی اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے:

﴿وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾

''اور قرآن پاک کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔''

آخرت میں ترتیل سے پڑھنے کا حکم مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے:

[عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ، وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا".] (رواه ابوداود' والترمذی وقال الامام الترمذی هذا حدیث حسن صحیح)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کے حافظ اور ماہر سے کہا جائے گا کہ اب (قرآن کریم) پڑھ اور اوپر (جنت) کے درجات میں چڑھ اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح کہ تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ اب تیرا مقام اس جگہ ہے جہاں پہنچ کر تو آخری آیت پڑھے گا۔''

تجوید کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن کریم کے علاوہ کتابیں بھی نازل کیں۔ مثلاً تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر' زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔ اس کے علاوہ دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر' دس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پچاس صحیفے' حضرت شیث علیہ السلام پر اور تیس صحیفے حضرت اسماعیل علیہ السلام پر۔ یہ تمام کتب اور صحیفے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو الواح کی شکل میں دیئے۔ یعنی یکبارگی (ایک ہی مرتبہ) کتب اور صحیفے نازل فرما دیئے مگر قرآن کے نزول کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ تھوڑا تھوڑا ضرورت کے مطابق نازل کیا' اس لیے کہ تلاوت کا اہتمام صحیح طریقہ سے ہو سکے اور جب پہلی وحی نازل کی تو اس میں **اقرأ** کا لفظ استعمال کیا جبکہ **اسمع** بھی کہہ سکتے تھے اور **اعلم** بھی کہہ سکتے تھے اور **افہم** بھی کہہ سکتے تھے۔ لیکن **اقرأ** کہا جس کے معنی پڑھنے کے ہیں اور یہ بتانا مقصود تھا کہ اس کتاب کی تلاوت اہم ہے۔

جبریل علیہ السلام نے لوح محفوظ سے قرآن کریم حاصل کیا اور نبی کریم ﷺ نے اسے حضرت جبریل علیہ السلام سے حاصل کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝﴾ (الاسراء)

''اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے اتارا ہے تا کہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ہے تا کہ ہر سیکھنے والا اس کی صحت کا خیال کر کے پڑھے۔''

اسی عظیم مقصد کے پیش نظر حضرت محمد ﷺ ہر رمضان میں جبریل علیہ السلام سے براہ راست قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے تا کہ تلاوت کی صحت میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ رہ جائے اور جس سال آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تھے اسے عرضہ اخیرہ کہتے ہیں۔ اس سال نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ رمضان میں دو مرتبہ دور کیا۔ یعنی دو مرتبہ قرآن کریم حضرت جبریل علیہ السلام کو سنایا اور دو مرتبہ سنا۔ یہ سننا اور سنانا علم تجوید کے عین مطابق تھا اور اسی کے مطابق انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن کریم کی تعلیم دی۔ اسی طرح آپ نے بڑے بڑے متقن (ماہر اساتذہ) مجودین تیار کیے جن سے آپ ﷺ نے قرآن پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ عہد رسالت میں قرآن کریم کی صحیح تلاوت کا اہتمام کیا جاتا تھا اور وہ اہتمام صرف علم تجوید کے مطابق قرآن کریم پڑھنا اور پڑھانا تھا۔

سلف میں علم تجوید پڑھانے کا اہتمام:

آپ ﷺ کی قراءت کی کیفیت اس حدیث

باقی صفحہ 16 پر

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

مکہ مکرمہ میں قریش خاندان سب سے زیادہ معروف اور مشہور خاندان تھا۔ یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے تھا۔ اس خاندان کی ایک شاخ بنومخزوم تھی۔ مکہ میں ان کا بہت اثر ورسوخ تھا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی اسی خاندان سے تھا۔ ابوجہل بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی اسی خاندان کے ایک بڑے سردار سہیل بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ان کا نام ہند تھا۔ سہیل کی کنیت ابوامیہ تھی اور وہ اسی نام سے مشہور ہوئے۔ یہ اپنے وقت کے نہایت فیاض اور سخی انسان تھے۔

ان کی فیاضی کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ سفر میں جاتے تو پورے قافلے کے اخراجات خود برداشت کرتے تھے۔ اسی بناء پر ان کا لقب زادالراکب تھا۔ باپ کی یہ صفات سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں بھی بدرجہ اتم موجود تھیں۔ انہوں نے ایک فراخ دل' وسیع حوصلہ اور فیاض باپ کے زیرسایہ تربیت پائی تھی۔

اسلام کی خاطر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بے حد قربانیاں دیں۔ ان میں سے دو کا ذکر قابل توجہ ہے:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ وہ قریش کے قبیلہ عبدالاسد سے تعلق رکھتے تھے۔ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ اس مبارک جوڑے نے حبشہ اور مدینہ طیبہ کی طرف دو ہجرتیں کیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں ان کا چھوٹا بیٹا سلمہ تھا۔ جب یہ مدینہ طیبہ ہجرت کے ارادے سے روانہ ہونے لگے تو سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ کو تیار کیا' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس پر سوار کیا اور سفر پر روانہ ہوگئے۔ مکہ سے باہر نکلے تو بنومخزوم کے کچھ لوگ آڑے آگئے۔ انہوں نے سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم جاتے ہو تو جاؤ' ہماری بیٹی کو کیوں ساتھ لیے جاتے ہو؟ یہ کہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو زبردستی اپنے ساتھ لے گئے۔ ادھر سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے خاندان والوں کو علم ہوا تو وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ یہ بیٹا ہمارا ہے۔ ہم اسے تمہارے پاس نہیں رہنے دیں گے' چنانچہ وہ ننھے سلمہ کو اس کی والدہ سے چھین کر اپنے ساتھ لے گئے۔ تین افراد پر مشتمل یہ چھوٹا سا گھرانہ اب تین حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ ننھا سلمہ عبدالاسد کے پاس تھا' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے میکے میں تھیں اور ادھر سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ تنہا رہ گئے تھے۔ وہ اکیلے ہی مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ تینوں اپنی اپنی جگہ پریشان تھے۔ مگر اسلام کی خاطر بڑی قربانیاں دینا پڑتی ہیں۔

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے صلح حدیبیہ کے موقع پر مشورہ لیا اور اس پر عمل سے مشکل حل ہوگئی۔'' (بخاری: ۲۷۳۲)

اب ماں کی ممتا کو کیسے چین آئے؟ وہ جگہ جہاں تینوں جدا ہوئے تھے اس کا نام ابطح تھا۔ یہ ایک ٹیلہ تھا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہر روز صبح سویرے بے قراری کے عالم میں وہاں پہنچ جاتیں اور گریہ وزاری کرتیں۔ ایک عرصے تک ان کا یہی معمول رہا مگر کسی کو ان پر ترس نہ آیا۔ ایک روز ابطح سے ان کے خاندان کے ایک فرد کا گزر ہوا۔ اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بے قراری سے آنسو بہاتے دیکھا تو اس کا دل پسیج گیا۔ وہ انتہائی مضطرب حالت میں گھر آیا اور اپنے خاندان والوں سے کہا: اس بے بس اور ناتواں عورت پر رحم کیوں نہیں کرتے؟ اسے اس کے خاوند کے پاس کیوں نہیں جانے دیتے؟ تم لوگوں نے ناحق اس کے خاوند اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈال رکھی ہے۔ خاندان والوں نے یہ بات سنی تو انہوں نے ان کے بیٹے سلمہ کو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کر دیا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیٹے کو گود میں اٹھایا' اونٹ پر سوار ہوئیں اور اکیلی ہی مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگئیں۔

قریش کی اکثریت بے شک کافر تھی مگر ان میں اخلاق اور اعلیٰ روایات کی پاسداری ابھی باقی تھی۔ سیدہ خود فرماتی ہیں کہ میں جب مکہ کے باہر تنعیم کے مقام پر پہنچی تو بیت اللہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ نے دیکھ لیا۔ اس نے پوچھا: ابوامیہ کی بیٹی! کدھر کا رخ ہے؟ میں نے کہا: اپنے خاوند سے ملنے کے لیے مدینہ جا رہی ہوں۔ عثمان نے پھر پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: رب کے سوا کوئی نہیں۔ اس نے کہا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم اکیلی اتنا لمبا سفر کرو۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا' اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ شریف النفس کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ شرافت کا پیکر تھا۔ راستے میں جب بھی ہمیں ٹھہرنا ہوتا تو عثمان اونٹ کو بٹھا کر کسی درخت کے نیچے چلا جاتا اور میں اونٹ سے اتر پڑتی۔ روانگی کے وقت وہ کجاوہ اونٹ پر رکھ کر کئی قدم پیچھے ہٹ جاتا اور میں اونٹ پر سوار ہو جاتی۔ اس طرح ہم منزلیں طے کرتے کرتے مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ جب قباء کی آبادی پر نظر پڑی تو عثمان کہنے لگا: اے بنت ابوامیہ! وہ رہی بستی جہاں تمہارا خاوند مقیم ہے۔ جاؤ اس کے پاس چلی جاؤ اور خود مکہ واپس چل دیا۔ آپ نے یقیناً اسلام کے لیے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اس عظیم قربانی کو محسوس کیا ہوگا۔

یہ خاندان اب مدینہ میں مقیم ہوگیا۔ غزوۂ احد میں سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے' زخم اتنے گہرے اور شدید تھے کہ وہ ان سے جانبر نہ ہو سکے اور ۴ ہجری میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

جب سیدہ کی عدت گزر گئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کے بعد انہیں مومنوں کی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا۔

ہماری اس ماں نے ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا جس سے ان کی بصیرت' ذہانت وفطانت اور عقل سلیم کا

اندازہ ہوتا ہے۔

صلح حدیبیہ کا واقعہ سن ۶ ہجری میں پیش آیا۔ اس سفر میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ جب صلح کی شرائط طے ہوگئیں اور دونوں فریقوں نے اس پر دستخط کر دیے تو اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا:

[قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا.....]

''اٹھو! اپنے اپنے جانور قربان کر دو اور سر بھی منڈوا لو۔''

لیکن لوگ اس قدر افسردہ اور دل شکستہ تھے کہ آپ ﷺ کی آواز پر کوئی بھی نہ اٹھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ معاہدے کی تمام شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں اور وہ اس صورت حال سے بے حد مغموم ومتاثر تھے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ نے دیکھا کہ کوئی بھی ان کے حکم کی تعمیل نہیں کر رہا تو آپ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں تشریف لے گئے اور ان سے لوگوں کی خاموشی کی شکایت کی۔ اب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دور اندیشی' ذہانت' فطانت اور اصابت رائے کا اظہار ہوتا ہے۔

انہوں نے عرض کیا:

[يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَتُحِبُّ ذٰلِكَ؟ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ اَحَدًا مِّنْهُمْ كَلِمَةً، حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُوَا حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ]

''اے اللہ کے نبی! کسی سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بس یہ کیجیے کہ آپ خود باہر نکل کر اپنے جانور ذبح کر دیجیے' حجام کو بلوائیے اور سر منڈوا لیجیے۔''

یہ مشورہ بڑا مناسب اور بروقت تھا' چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ ان کے خیمے سے باہر نکلے اور کسی سے کچھ کہے بغیر یہی کام کیا' یعنی اپنا ھدی کا جانور ذبح کیا اور حجام کو بلوا کر سر منڈوا لیا۔

اُدھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو شرائط صلح سے افسردہ اور دل شکستہ تھے' اللہ کے رسول ﷺ کو جانور ذبح کرتے دیکھا تو گویا ہوش میں آ گئے۔ اب وہ اپنے جانوروں کی طرف دوڑ پڑے اور اپنے اپنے جانور ذبح کرنے لگے۔ اس کے بعد باہم ایک دوسرے کے سر مونڈنے شروع کر دیے۔ اب ان کو ندامت ہوئی کہ اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی پیروی کیوں نہ کی؟ ان کی کیفیت یہ تھی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ فرط غم کے سبب وہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں گے۔ مگر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دانش مندانہ رائے اور حسن تدبیر نے امت کو ایک بڑے فتنے سے بچا لیا۔

یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا امت محمدیہ پر بہت بڑا احسان ہے۔ آپ یقیناً بڑی دانشور خاتون تھیں۔ آپ کے بروقت مشورے سے امت کو بہت فائدہ پہنچا اور امت ایک بڑی پریشانی سے نجات پا گئی۔ آپ پوری امت مسلمہ کی طرف سے شکریے کی مستحق ہیں۔ یقیناً آپ کا یہ کارنامہ قیامت تک مسلم خواتین کے لیے مشعل راہ بنا رہے گا۔

بقیہ علم تجوید

مبارکہ سے معلوم ہوتی ہے:

[عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: "كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ".] (رواه البخاري)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آپ کھینچ کھینچ کر پڑھا کرتے تھے' پھر آپ نے بسم اللہ کو پڑھ کر بتلایا کہ آپ بسم اللہ کو مد اصلی یعنی لمبا کر کے پڑھتے تھے' پھر الرحمن کو پھر الرحیم کو اسی طرح کھینچ کر پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے تلامذہ کو اس اس طرح پڑھاتے تھے۔

موسیٰ بن یزید الکندی نے کہا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو قرآن پڑھا رہے تھے' اس آدمی نے پڑھا:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ

یعنی لِلْفُقَرَاءِ پر مد نہیں کیا۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں پڑھایا۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ کو نبی اکرم ﷺ نے کیسے پڑھایا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ

پڑھا اور لِلْفُقَرَآءِ پر مد کیا۔ اس حدیث کو علامہ سیوطی نے ''الدر المنثور'' میں نقل کیا ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ سعید بن منصور اور الطبرانی نے اور ابن مردویہ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

ان احادیث سے آپ نے نبی کریم ﷺ کی قراءت کو بھی ملاحظہ فرمایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قراءت کو بھی ملاحظہ فرمایا کہ وہ کس طرح قرآن مجید پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قرآن کریم کو اسی طرح پڑھنے اور پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھایا۔ صحابہ نے تابعین کو اور تابعین نے تبع تابعین کو پڑھایا اور اسی طرح ہم تک پہنچا ہے۔

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی پنڈی بھٹیاں میں آمد

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث پنڈی بھٹیاں میں یکم مئی کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے اور بعد نماز عصر مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران اور کارکنان سے تنظیمی گفتگو فرمائیں گے۔

منجانب: مرکزی جمعیت اہل حدیث و AYF پنڈی بھٹیاں

مجلہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت

جناب قاری عبداللہ ملتستانی' مدرس وامام جامع مسجد اہل حدیث باغ ڈپٹی سیالکوٹ نے بوساطت پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن' جماعتی آرگن ہفت روزہ اہل حدیث 100 عدد جاری کروایا ہے۔ ادارہ پیکر اخلاص جناب پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن اور جناب قاری عبداللہ ملتستانی کی تحسین کرتا ہے اور شکر گزار ہے۔ (ادارہ)

تحفظ حرمین شریفین

سعودی عرب کی سلامتی' اسلام کی سلامتی ہے' حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے مسلمان ایک ہیں۔ یمن کی صورتحال پر سعودی عرب کے ساتھ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار رہنماؤں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ایبٹ آباد کے تحفظ حرمین شریفین کے سلسلہ میں منعقد کیے گئے اجلاس سے کیا۔ اجلاس میں مولانا سرفراز خان فاروقی' مولانا سردار اورنگزیب' مولانا عتیق الرحمٰن' مولانا الیاس مشتاق' قاری حنیف ندوی' عابد محمود' سعید قریشی' انیس خلیل' یاسر صادق' قاری حنیف' قاری رشید احمد' سردار ظاہر' عمران خالد' عامر زیب اور دیگر نے شرکت کی۔

سعودی عرب کا جرأت مندانہ فیصلہ

تحریر

جناب ملک عطاء محمد جنجوعہ

مملکت سعودی عرب کی خارجہ پالیسی کا محور مسلم حکومتوں سے خوشگوار تعلقات قائم کرنا ہے۔ سعودی حکومت وہاں کے عوام اور حکومت کی سیاسی محاذ آرائی کے دوران غیر جانبدار رہتی ہے' کسی مسئلہ پر اخلاقی سفارش کرتی ہے لیکن سرکاری دباؤ نہیں ڈالتی۔ محاذ آرائی کے رد عمل میں جو بھی حکومت برسراقتدار آتی ہے تو سعودی حکومت اس سے دوستانہ تعلقات برقرار رکھتی ہے۔ یہ جرم نہیں بلکہ عدم مداخلت کی خارجہ پالیسی ہے۔ پاکستان میں حکومتیں تبدیل ہوتی رہیں لیکن سعودی اخوت میں ذرہ برابر کمی نہیں آئی۔ بلاشبہ مصر میں جارحانہ انداز سے فوجی انقلاب برپا ہوا لیکن حکومت کو تسلیم کرنا دراصل مصری عوام سے تعلق قائم رکھنے کا واحد ذریعہ تھا۔

سعودی عرب نے کسی طاغوتی قوت کے اشارے پر کسی اسلامی ملک پر حملہ کیا اور نہ ہی تخریبی کاروائیوں میں ملوث ہوا۔ اس کے برعکس عراق کی ایران سے محاذ آرائی ہوئی اور کویت پر جارحانہ انداز میں حملہ کیا۔ امریکہ نے افغانستان اور عراق پر یکے بعد دیگرے حملہ کیا تو چند مسلم ممالک نے امریکہ سے بالواسطہ یا بلا واسطہ تعاون کیا' لیکن سعودی حکومت نے امریکہ کو فوجی سپورٹ فراہم نہیں کی۔

عوام کی ذہن سازی میں میڈیا کا کردار خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ امریکہ نے مسلم دنیا میں صیہونی ورلڈ آرڈر کی پیش قدمی کے لیے میڈیا پر اربوں ڈالر خرچ کیے ہیں۔ آپ اندازہ کریں کہ کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلم خون کی ضرورت تھی تو میڈیا نے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مجاہدین اور ان کے قائدین کا قد کاٹھ نمایاں کیا لیکن روسی فوج کے انخلا کے بعد جہادی لہر کو سیکولر میں تحلیل کرنا تھا تو اسی میڈیا نے روشن خیالی کی ترجمانی شروع کر دی اور افغان مجاہدین کو دہشت گرد کہنا شروع کر دیا۔ یہی میڈیا ہے جس نے اب سعودی عرب کے خلاف پروپیگنڈہ تیز کیا ہوا ہے تاکہ مسلم امہ میں سعودی حکمرانوں کے خلاف نفرت کی دیوار حائل کر دی جائے۔ امریکہ' یورپ' چین یا عالمی ادارہ پاکستان کو سودی قرضہ دیں تو میڈیا سراہتا ہے کہ قومی معیشت مستحکم ہو گی۔ لیکن سعودی عرب نے ڈیڑھ ارب ڈالر کی خطیر رقم دے کر امداد کی تو میڈیا نے سعودی عرب کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ حالانکہ سعودی حکومت قیام پاکستان سے لے کر اب تک ہر نازک موقع پر پاکستان کی اخلاقی' مالی مدد کرتی رہی ہے۔ مثلاً F-16 طیاروں کی خریداری' ایٹمی صلاحیت کا حصول' ایٹمی دھماکوں کے بعد کئی سال تک تیل کی مفت فراہمی' 2005ء کا زلزلہ' یا وقتاً فوقتاً آنے والے سیلاب میں سعودی عرب نے سب سے بڑھ کر تعاون کیا۔ سعودی عرب امت مسلمہ کا خیر خواہ ہے' اسے حکومتوں کی تبدیلی سے کوئی غرض نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلم دنیا کے کسی ملک میں ناگہانی وبا پھوٹ پڑی یا قدرتی آفات کا سامنا ہوا تو سعودی حکومت نے دل کھول کر حکومتی سطح پر اخلاقی و مالی تعاون کیا اور اقوام متحدہ میں مسلم موقف کی ترجمانی کی۔

عالمی سطح پر بھی مغرب اور مسلمانوں میں دو نظاموں کی جنگ ہے۔ دیگر مسلم ممالک نے امریکہ کے دباؤ میں آ کر مغرب کے سیاسی' معاشی' تعلیمی پیکج کو اپنے ملک میں رائج کر دیا۔ البتہ سعودی عرب ایسا ملک ہے جہاں قرآن وسنت کو سپریم لاء کی حیثیت حاصل ہے۔ شرعی نظام عدل کی وجہ سے عوام کی عزت' جان اور مال کو تحفظ حاصل ہے۔ اسلام کے معاشی نظام کی وجہ سے عوام کی بنیادی ضروریات کی معیاری اشیاء سستی اور وافر مقدار میں میسر ہیں۔ حکومت کی سرپرستی میں دعوت واصلاح کا شعبہ قائم ہے' اسلام کی تعلیم سعودی نظام تعلیم کا بنیادی حصہ ہے۔ جہاں کی جامعات میں جدید تعلیم کے ساتھ اسلامی تعلیم کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ دنیا بھر سے مسلم طلباء علم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ جو فارغ ہو کر اسلام کی ترویج واشاعت میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامی نظام کی برکات کی وجہ سے سعودی عرب میں امن وامان اور معاشرہ خوشحال ہے۔

مسلم حکمرانوں کی نمایاں خوبی یہ ہونی چاہیے کہ وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا بندوبست کریں۔ مسلم حکمرانوں میں سے کون کون اس پر عمل پیرا ہیں؟

ترقی پذیر ممالک کے سربراہ امریکی صدر سے چند منٹ کے لیے ملاقات کر لیں تو وہ پھولے نہیں سماتے۔ امریکی صدر باراک اوباما سرکاری دورے پر بھارت گئے' اس دوران وہ ایک گھنٹہ کے لیے پاکستان نہیں ٹھہرے تو میڈیا نے خارجہ پالیسی کو ہدف تنقید بنایا۔ امریکی صدر انڈیا سے واپسی پر سعودی عرب گیا' جب وہ خادم الحرمین شریفین شاہ سلیمان بن عبدالعزیز کو ان کے محل ملنے گیا تو عین اسی وقت نماز عصر کی اذان کی آواز گونجی' تو شاہ سلیمان دنیا کے طاقتور ترین انسان اوباما اور اس کی اہلیہ کو اکیلے چھوڑ کر مالک الملک کے دربار میں حاضر ہوئے' وہاں موجود دیگر اعلیٰ سعودی عہدیدار جن میں ولی عہد شہزادہ مقرن بھی شامل تھے' نماز پڑھنے کے لیے رب کے دربار میں حاضر ہوئے۔ عوامی حمایت حاصل کرنے کے لیے امریکہ مردہ باد کہنا آسان ہے لیکن عملی میدان میں رب کی حاکمیت کا اظہار جس طرح شاہ سلیمان نے کیا موجودہ دور کے کسی اسلامی سربراہ کو توفیق نہیں ہوئی۔

طاغوتی قوتیں اس تگ ودو میں ہیں کہ سعودی عرب میں انقلاب برپا کر کے نظام درہم برہم کر دیا جائے تاکہ وحی الٰہی کی حکمرانی کا خاتمہ کر کے خود ساختہ عوامی قانون رائج کیا جائے لیکن ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ ان شاء اللہ!

خطہ میں امریکہ کی یو ٹرن پالیسی سے عرب ریاستوں کو اپنے تحفظ کا احساس ہوا ہے۔ خلیج تعاون کونسل نے ایک لاکھ افراد پر مشتمل متحدہ سیکورٹی کمان تشکیل دینے کی سفارش کی ہے۔ مزید برآں سعودی عرب نے امریکہ اور اقوام متحدہ کے دوہرے معیار پر احتجاج کرتے ہوئے سلامتی کونسل کی نشست لینے سے انکار کر دیا ہے۔

سعودی عرب پہلے کی نسبت آزاد خارجہ پالیسی پر کاربند ہے اور اپنی دفاعی صلاحیت کو مستحکم کرنے پر بھرپور توجہ دی ہے۔ اسلام نے ظلم وبربریت کو مٹانے کے لیے

قتال کا حکم دیا ہے لیکن بزور قوت دعوت دینے کی اجازت نہیں دی۔ سعودی حکومت مسلم امہ کی طرف سے دعوت واصلاح کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے لیکن کسی کو زبردستی عقیدہ تسلیم کرانے پر مجبور نہیں کرتی۔ جبکہ ایرانی قیادت اپنا انقلاب بزور قوت برآمد کرنے کی تگ ودو میں ہے اور دیگر مسلم ممالک میں اپنے حامیوں کو سپورٹ کر رہی ہے۔ طاغوتی قوتوں اور عالمی اداروں نے اس کی ریاستی مداخلت پر کبھی اعتراض نہیں کیا۔

ایران نے یمن میں اپنے نظریاتی ساتھی حوثی قبائل کی بھرپور اعانت کی جنہوں نے یمن کے سب سے بڑے فوجی اڈے پر قبضہ کرلیا اور یمنی صدر منصور ہادی عدن کے صدارتی محل سے نکل کر ریاض سعودی عرب منتقل ہو گئے ہیں۔ ساحلی شہر عدن کے قریب ایک فوجی اڈے پر امریکی ومغربی فوجی ماہرین تعینات تھے جو القاعدہ کے خلاف کاروائیوں میں یمن کی افواج کی راہ نمائی کرتے تھے انہیں حکم ملنے پر واپس بلا لیا گیا ہے۔ حوثی جنگجو ساحلی شہر مخا اور ضالع میں داخل ہو گئے اور سعودی عرب میں جارحانہ کاروائی کرنے کا عندیہ دیا تو سعودی افواج توپ خانہ اور بھاری ساز وسامان لے کر یمنی سرحد پر پہنچ گئیں۔ چنانچہ سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں نے یمن میں حوثی باغیوں کے ٹھکانوں پر بمباری کی جس سے کئی ٹھکانے تباہ ہو گئے۔ اتحادی طیاروں نے صنعا کے جنوب میں صدارتی محل کو تین بار نشانہ بنایا جس پر باغیوں نے ایک ماہ قبل قبضہ کیا تھا۔

سعودی عرب پاکستان کا دیرینہ آزمودہ دوست ہے اس نے ہر آڑے وقت میں پاکستان کی مدد کی ہے۔ 1965 اور 1971ء کی جنگوں میں سعودی عرب نے علانیہ پاکستان کا ساتھ دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں پاکستان نے اپنے ایٹمی پروگرام کی بنیاد رکھنے کا اعلان کیا تو سعودی عرب نے بھرپور مالی تعاون کیا۔ جب پاکستان نے مئی 1998ء میں ایٹمی دھماکے کیے تو سعودی عرب نے 5.5 ارب ڈالر کی امداد تیل کی شکل میں دینے کا اعلان کیا۔ پاکستان اور سعودی عرب نے 8 فروری 2014ء کو اعلان کیا تھا کہ دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں پاکستان کا ایک ہمسایہ ملک جس نے آج تک پاکستان کی کسی آفت یا مشکل وقت میں کبھی کوئی مدد یا تعاون نہیں کیا بلکہ الٹا یہاں تخریبی کاروائیوں اور فرقہ واریت کو ہوا دینے میں پیش پیش ہے اب یمن میں بھی حوثیوں کی پشت پناہی وہی کر رہا ہے۔

طاغوتی قوتیں سعودی عرب کو ہدف بنانے سے قبل گرد ونواح کے علاقوں پر تسلط جما رہی ہیں تاکہ ممکنہ جارحانہ کاروائی کے دوران کسی قسم کی بیرونی امداد سعودی عرب نہ پہنچ سکے۔ اس نازک موقع پر حکومت پاکستان کا معاہدوں کی پاسداری اور مسلم برادری میں اعتماد بحال رکھنے کے لیے سعودی حکومت کے ساتھ دفاعی تعاون کرنا اولین فرض ہے۔ مزید برآں حرمین شریفین کی وجہ سے عرب دھرتی سے ہمارا روحانی مقدس رشتہ استوار ہے۔ ایمانی تقاضے کے تحت تحفظ کے لیے کمک ارسال کی جائے۔

چونکہ پاکستان داخلی مسائل سے دوچار ہے اسے انتہائی محتاط انداز میں قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ارسال کردہ کمک کو سعودی دھرتی کے تحفظ کے فریضہ تک محدود رکھا جائے اور اسے کسی دوسرے ملک کی سرحد میں داخل ہو کر کاروائی نہ کرنے کا پابند کیا جائے۔

اللہ کے فضل وکرم سے عربوں میں اسلامی حمیت جاگ اٹھی ہے۔ عرب لیگ کے سربراہی اجلاس میں چالیس ہزار مزید مشترکہ فوج کے قیام پر اتفاق کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یمن میں سعودی عرب کی قیادت میں اس وقت تک فضائی کاروائیاں جاری رہیں گی جب تک حوثی باغی ہتھیار ڈال کر پیچھے نہیں ہٹ جاتے۔ مشترکہ فوج کسی بھی رکن ملک کو درپیش سیکورٹی چیلنجز کی صورت میں استعمال کی جا سکے گی۔ اعلامیہ میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو شام میں جاری تنازعے کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ اعلامیہ میں سعودی عرب کی قیادت میں یمن میں حوثی باغیوں کے خلاف ''فیصلہ کن طوفان'' کے نام سے فضائی مہم کی حمایت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے صنعاء میں باغیوں کا میزائل کا بڑا ذخیرہ تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے اور عدن کا انٹرنیشنل ایئرپورٹ بھی قبائلیوں سے آزاد کرالیا ہے۔

اتحادی افواج کے یمن میں باغیوں پر قابو پانے کے آثار دیکھ کر معزول صدر علی عبداللہ صالح کے صاحبزادے نے سعودی حکام سے رابطہ کیا ہے کہ اگر وہ حوثی قبائل کے خلاف ہو جائیں تو انہیں اور ان کے والد کو معاف کر دیں۔ علاوہ ازیں یمن کے ہزاروں شہریوں نے سعودی کاروائیوں کی حمایت کرتے ہوئے شہر کی سڑکوں پر مارچ کیا۔ مارچ میں شرکاء نے سعودی شاہ سلیمان کی تصاویر اٹھا رکھی تھیں۔ حوثی باغیوں نے یمن میں چند کامیاب کاروائیوں کے بعد سعودی عرب میں گھس کر کاروائی کرنے کی دھمکی دی تو اللہ کے فضل وکرم سے عرب لیگ کی فوج جرأت مندانہ فیصلے کے تحت حوثی باغیوں کو کچلنے میں مصروف عمل ہے۔ کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ ان شاء اللہ!

امریکہ یا کسی طاغوتی چیلے نے سعودی عرب میں مذہبی وسیاسی خانہ جنگی کا جال پھیلا کر مداخلت کرنے کی سازش کی تو عرب فکری وعسکری محاذ پر بھرپور مزاحمت کریں گے۔ خدانخواستہ صیہونی چیلوں نے مدینہ منورہ کی طرف میلی نظروں سے دیکھا تو عرب مردانہ وار مقابلہ کر کے اسلاف کی تاریخ زندہ کریں گے اور قیصر وکسریٰ کے پجاریوں کو گرجاؤں اور آتش کدوں کے علاوہ کہیں اور جائے پناہ نہ ملے گی۔ ان شاء اللہ!

خطبات جمعۃ المبارک

❁ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث باڑا گلی میں مولانا الیاس مشتاق امیر تحصیل ایبٹ آباد نے تحفظ حرمین شریفین کے موضوع پر پڑھایا۔

❁ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کالا باغ میں حضرت مولانا محمد یوسف سرپرست ایبٹ آباد نے مسلم امت کی معیشت تنگ کیوں؟ کے موضوع پر پڑھایا۔

❁ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سمندر کٹھہ میں شبیر احمد سلفی نے پڑھایا۔

❁ مرکزی جامع مسجد بلال اہل حدیث بڑھم میں قاری نزاکت الرحمٰن علوی نے پڑھایا۔

المرسل: (مولانا) سردار طاہر گل' کالا باغ گلیات

خطبہ جمعۃ المبارک

❁ 27 مارچ 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن نے دارالحدیث رحمانیہ کنگن پور میں ارشاد فرمایا جسے حاضرین نے بہت سراہا۔

منجانب: حافظ احمد اللہ سلیم' نائب ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

سعودی عرب کی حمایت.....اور پاکستانی پارلیمنٹ

سعودی عرب کی حمایت کرنے اور افواج وہاں بھیجنے کے حوالے سے آج کل پارلیمنٹ کے (دونوں ایوانوں) کے مشترکہ اجلاس میں بحث جاری ہے۔ بعض سیاسی رہنما افواج بھیجنے کی پرزور مخالفت کر رہے ہیں اور میڈیا بھی اسی رخ کو نمایاں کرنے میں لگا ہے۔ جبکہ پاکستان کے آئین اور پاک سعودیہ معاہدوں کی روشنی میں سعودی عرب کی مکمل حمایت کے لیے پارلیمانی اجلاسوں کی ضرورت ہی نہیں۔ اس حوالے سے مؤقر روزنامہ پاکستان میں شائع ہونے والا ایک تجزیہ ہدیۂ قارئین ہے۔ (شفیق پسروری)

یمن بحران کے حوالے سے پارلیمنٹ کا مشترکہ مشاورتی اجلاس جاری ہے جس میں اس معاملہ کا جائزہ لیا جارہا ہے کہ سعودی عرب نے پاکستان سے جس عسکری امداد کا مطالبہ کیا ہے' کیا اسے من وعن تسلیم کرلیا جائے ؟ پارلیمنٹ کے اجلاس سے گزشتہ روز وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے بھی خطاب کیا اور پارلیمینٹیرینز کی طرف سے اٹھائے جانے والے بعض نکات کا جواب بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کی عسکری مدد کے حوالے سے وزیر دفاع نے ایوان کے اندر جو وضاحت کردی ہے اس سے زیادہ وضاحت مناسب نہیں۔ بند کمرے میں کل جماعتی کانفرنس کے دوران باہمی مشاورت میں تو بہت سی ایسی باتیں بھی ہوجاتی ہیں جنہیں سرعام بیان نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مینڈیٹ کی تلاش میں نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ ہماری راہنمائی کرے۔ سعودی عرب کو پاکستان کی تینوں مسلح افواج کی مدد درکار ہے۔ یمن کی صورتحال سے پاکستان کو ایک ایسا موقع میسر آیا ہے جس کی بناء پر وہ اسلامی دنیا بالخصوص مشرق وسطیٰ میں ایک بڑا اور باعزت مقام حاصل کرسکتا ہے۔ پاکستان اپنی عسکری قوت کی بناء پر اسلامی دنیا کی قیادت کرنے والے ممالک کی پہلی صف میں بھی جگہ حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اپنے ممکنہ باعزت مقام کی وجہ سے اقتصادی اور معاشی فوائد حاصل کرنے کی پوزیشن میں بھی ہوگا۔ پاکستانی کوششوں سے ترکی بھی یمن بحران کے حل کے لئے سرگرم ہوگیا ہے۔ ترکی صدر نے ایران کے دورہ میں جو سفارتی کامیابی حاصل کی ہے اس کے نتیجہ میں جنگ بندی کی باتیں ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ آج 18 اپریل کو ایرانی وزیر خارجہ پاکستان کا دورہ کررہے ہیں اور توقع کی جارہی ہے کہ یہ دورہ بھی یمن بحران کے حل کے لئے مثبت پیش رفت کا حامل ہوگا۔ جہاں تک پارلیمنٹ میں بحث کا تعلق ہے، وزیراعظم کی یہ بات آئینی طور پر درست ہے کہ حکومت کو سعودی عرب فوج بھیجنے کے حوالے سے پارلیمنٹ کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ عوام حکومت کو منتخب کرکے اسے تمام داخلی اور خارجی امور کے بارے میں فیصلے کرنے کا مینڈیٹ دے چکے ہیں۔ پاکستان کا آئین دیگر ممالک سے تعلقات یا معاہدات کی پارلیمنٹ سے توثیق کا متقاضی نہیں ہے۔ حکومت اس سلسلے میں جو بھی اقدام کرتی ہے اسے مفاد عامہ کے حق میں اور پارلیمنٹ سے منظور شدہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس معاملے کو پارلیمنٹ میں لانے کے حوالے سے وزیراعظم نے خود ہی وضاحت کردی ہے کہ اس کا مقصد راہنمائی حاصل کرنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ سعودی عرب کی علاقائی سالمیت کو خطرہ ہوا تو ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ میڈیا کے ایک حصہ نے یمن بحران کو پہلے تو مسالک یعنی شیعہ سنی جنگ سے تعبیر کیا اور پھر اسے عرب وعجم کی جنگ بنا دیا۔ میڈیا کے تجزیاتی پروگراموں میں خارجہ اور دفاعی امور کے ماہرین کی بجائے مختلف مسالک کے علماء کو مدعو کرکے ان سے رائے لی گئی۔ اس سلسلے میں تاریخی حقائق کو بھی پس پشت ڈال دیا گیا۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ حوثی قبائل ایران کی بجائے عربوں کے زیادہ قریب رہے ہیں کیوں کہ وہ خود عرب ہیں۔ علاوہ ازیں وہ مسلک کے حوالے سے بھی ایرانی عوام کے ہم خیال نہیں ہیں۔ اگرچہ وہ حضرت زید بن زین العابدین کے پیروکار کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں تاہم وہ بہت سے معاملات میں ایسی پابندیوں سے آزاد ہیں جو تاریخ سے ہوتی ہوئی ایرانیوں کے نقطہ نظر سے ان کے مذہبی مسلک کا حصہ بن چکی ہیں۔ حوثی طویل عرصہ تک سعودی عرب کے حلیف رہ چکے ہیں۔ یمن میں برسرپیکار فریقین نے ابھی تک اس جنگ کو مذہب یا عرب وعجم کی جنگ قرار نہیں دیا۔ حوثی اپنے ان حقوق کی بات کررہے ہیں جو ایک معاہدہ کے تحت سعودی حکومت کے حمایت یافتہ یمن کے حکمران نے انہیں تفویض کئے تھے۔ بعض دانشور مختلف چینلز پر بیٹھ کر کہہ رہے ہیں کہ یمن ایک چھوٹا یا غریب سا ملک ہے اس سے سعودی عرب کو کیا خطرہ ہوسکتا ہے۔ اس تناظر میں ہم افغانستان کو بھی ایک چھوٹا سا' غریب سا ملک کہہ سکتے ہیں لیکن وہاں بھارت کا اثر ورسوخ ہمیں کسی طور بھی منظور نہیں ہے کہ تاریخی اعتبار سے بھارت کے ہاتھوں ہمارا کبھی بھلا نہیں ہوا۔ سعودی عرب یمن میں ایک ایسے ملک کا اثر ورسوخ کیسے برداشت کرلے جو گزشتہ 15 سال سے اس کے خلاف ہر فورم پر مخالف بن کر کھڑا ہوجاتا ہے جس کی دیواروں پر مرگ آل سعود کے نعرے تحریر ہیں۔ سعودی عرب افغان مسئلہ پر ہمیشہ پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑا رہا ہے۔ پاکستان نے بھی ماضی میں ہر موقع پر سعودی عرب کو ممکنہ عسکری امداد فراہم کی ہے۔ سعودی عرب کی مدد کے لئے فوج بھیجنے کا یہ پہلا موقع نہیں ہوگا۔ 1970ء کی دہائی کے آخر میں مسجد الحرام پر قبضہ کرکے جھوٹے امام مہدی کی بیعت کا تقاضا کرنے والے گروہ سے نمٹنے کا معاملہ ہو، پہلی گلف وار ہو یا 1969ء میں سعودی عرب اور جنوبی یمن کی جنگ ہو، پاکستانی افواج نے ہمیشہ سعودی عرب کی عملی طور پر مدد کی۔ سعودی عرب سے ہماری دوستی نواز شریف یا شریف خاندان کی وجہ سے نہیں۔ سعودی عرب کا حکمران خاندان سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کا بھی قریبی دوست تھا۔ شاہ فیصل شہید اور ذوالفقار علی بھٹو کی اسلامی بلاک کے قیام کے لئے کوششیں آج بھی تاریخ کے طلباء کو ازبر ہیں۔ 1974ء میں بھارت کی طرف سے ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان کی طرف سے شروع کئے جانے والے ایٹمی پروگرام کی تکمیل کے لئے جس وقت سعودی عرب نے خفیہ مالی امداد کا آغاز کیا اس وقت میاں نواز شریف نہیں بلکہ ذوالفقار علی بھٹو ہی پاکستان کے وزیراعظم تھے۔ اس سلسلے میں مغربی میڈیا کی طرف سے ''اسلامی بم'' بنائے جانے کا واویلا کیا گیا۔ ہم اس کی تردید کرتے آئے ہیں۔ اگر بی بی سی سمیت مغربی میڈیا کی خبروں کو درست مان لیا جائے تو پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں سب سے بڑی سرمایہ کاری سعودی عرب کی طرف سے کی گئی۔ یہ بات خارج از امکان نہیں کہ اس حوالے سے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان باقاعدہ تزویراتی مفاہمت (سٹریٹیجک انڈرسٹینڈنگ) موجود ہو۔ ایسی صورت حال میں پاکستان اپنے ایک سٹریٹیجک پارٹنر کی مدد سے کیوں کر انکار کرسکتا ہے۔ پاکستان سفارتی کوششوں کے علاوہ یمن جنگ میں شریک ہوئے بغیر بھی اپنی عسکری قوت کی دھاک بٹھا سکتا ہے۔ وہ اپنی فوجی قوت کو سفارتی کوششوں کی کامیابی کے لئے ہتھیار کے طور پر بھی استعمال کرے تو اسے قابل اعتراض اقدام نہیں گردانا جانا چاہیے۔ پاکستان کے پاس یہ سنہری موقع ہے کہ وہ یمن بحران کے حل کے لئے بھرپور اور مضبوط کردار ادا کرے۔

مجموعہ فتاویٰ

استاذ الاساتذہ حافظ محمد عبداللہ رحمہ اللہ محدث غازی پوری

تحریر جناب مولانا حافظ شاہد محمود

استاذ الاساتذہ حافظ محمد عبداللہ صاحب محدث غازی پوری علمائے دین میں بلند مقام کے حامل تھے۔ انھوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ علوم دینیہ کے درس و تدریس میں گزارا اور بے شمار لوگوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ ہندوستان میں جب دسمبر ۱۹۰۶ء کو جماعت اہل حدیث کی اولین تنظیم ''آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس'' آرہ شہر میں معرض وجود میں آئی تو بڑے بڑے نامور علما کی موجودگی میں آپ ہی کو اس کا پہلا صدر منتخب کیا گیا تھا اور تاحیات آپ اس مقتدر جماعت کے عہدۂ صدارت پر فائز رہے۔

آپ ۱۲۶۰ھ (۱۸۴۴ء) کو ضلع اعظم گڑھ کے شہر مئو میں پیدا ہوئے۔ یہ علاقہ ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش میں واقع ہے۔ آپ نے سب سے پہلے بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا، پھر حصول علم کے لیے غازی پور اور جون پور گئے اور وہاں کے بعض اساتذہ سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں دہلی جا کر میاں نذیر حسین محدث دہلوی سے کتب حدیث پڑھیں۔ ۱۲۹۷ھ میں حج کے لیے حجاز گئے اور وہاں امام شوکانی کے شاگرد علامہ عباس بن عبدالرحمن یمنی سے سند حدیث لی۔ آپ نے منگل کے روز دوپہر تین بجے ۲۱ صفر ۱۳۳۷ء (۲۶ نومبر ۱۹۱۸ء) کو لکھنو میں وفات پائی۔ (نزھۃ الخواطر (۸/ ۳۰۵۔ ۳۰۷) گلستان حدیث (ص: ۱۳۵) نیز دیکھیں: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر (۶ دسمبر ۱۹۱۸ء) تراجم علمائے حدیث ہند ص: ۴۵۹)

حضرت حافظ صاحب غازی پوری رحمہ اللہ مختلف مقامات پر درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے غازی پور، آرہ، دہلی اور لکھنؤ میں سالہا سال علوم نقلیہ وعقلیہ کا درس دیا اور بے شمار علمائے کرام نے آپ سے کسب فیض کیا، جن میں اپنے دور کے بڑے بڑے نامور مدرسین اور مصنفین شامل ہیں۔ ہندوستان میں میاں نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے بعد ان کے دو ہی شاگردوں کو تلامذہ کا اتنا بڑا حلقہ میسر آیا۔ ایک تھے محدث پنجاب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی اور دوسرے حضرت حافظ صاحب غازی پوری رحمہ اللہ۔ سالہا سال علوم وفنون کے درس و تدریس کا نتیجہ تھا کہ آپ اس دور کے متداول علوم میں رسوخ کے مالک اور علماء وعوام کے لیے مرجع کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ عوام تو عوام بڑے بڑے نامی گرامی علمائے دین بھی بعض مسائل کی توضیح وتفہیم کے لیے آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

زیر نظر فتاویٰ میں سید الافتیاء مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ (وفات ۱۳۳۱ھ) اور دیگر کئی اکابر علماء کے استفسارات بھی شامل ہیں، جو انھوں نے حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں جواب کے لیے ارسال کیے۔ بعض مواقع پر تو آپ کو علمائے کرام کے مابین اختلافی مسائل میں حَکَم بنایا گیا، جیسے آرہ میں علامہ شمس الحق عظیم آبادی (وفات ۱۳۲۹ھ) اور شاہ عین الحق پھلواری (وفات ۱۳۳۳ھ) کے ساتھ آپ بھی مشہور ثنائی غزنوی نزاع میں منصفین میں شامل تھے۔ نیز اس مجموعہ میں بعض مسائل پر آپ کے وہ فتاویٰ بھی مندرج ہیں، جو بعض علماء کی طرف سے نزاع کے وقت فیصلے کے لیے آپ کی خدمت میں ارسال کیے گئے، جو حضرت حافظ صاحب کے رسوخ فی العلم اور جماعت علماء میں بلند مرتبت ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ مزید برآں حضرت حافظ صاحب کے فتاویٰ میں ان کے جوابات اور ان کی دیگر کتب کو پڑھ کر یقین کامل ہو جاتا ہے کہ آپ کو جملہ علوم دینیہ میں رسوخ واتقان حاصل تھا اور تفسیر و حدیث اور فقہ وادب میں تو آپ بلاشبہ درجۂ امامت پر فائز تھے۔

مجموعہ فتاویٰ:

حضرت حافظ صاحب غازی پوری رحمہ اللہ کے فتاویٰ کا یہ مجموعہ سب سے پہلے ان کے لائق شاگرد مولانا محمد عبدالرحمن محدث مبارکپوری (وفات ۱۹۳۵ء) نے جمع کیا اور متعدد مقامات پر فتاویٰ کے بعد اضافی نوٹ لکھے۔ بعض مقامات پر تو مستقل فتاویٰ بھی لکھے جو اس مجموعے میں شامل ہیں۔ مولانا عبدالسلام مبارک پوری رحمہ اللہ (وفات ۱۹۲۴ء) نے بھی ان فتاویٰ کی تصحیح میں حصہ لیا ہے، جیسا کہ مولانا عبدالرحمن مبارک پوری نے اس مجموعہ فتاویٰ کے آغاز میں اپنے مقدمہ میں صراحت کی ہے، بعد ازاں ان کے ایماء پر مولانا عبدالصمد مبارک پوری حسین آبادی رحمہ اللہ (وفات ۱۹۴۸ء) نے از سر نو اس مجموعہ کو مرتب کیا، جس پر مولانا عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ نے نظر ثانی کی اور جابجا ہدایات اور اصلاحی تجاویز رقم کیں۔

بعض مقامات پر مولانا حکیم عبدالسمیع مبارک پوری رحمہ اللہ (وفات ۱۹۸۶ء) کے چند حواشی بھی مذکور ہیں جو انہی کے نام سے زیر نظر طباعت میں درج کر دیے گئے ہیں۔

اس مجموعے کے علاوہ بھی ہمیں حضرت حافظ صاحب کے متعدد فتاویٰ دستیاب ہوئے تھے، جنھیں مناسب حال مقامات پر درج کیا گیا ہے اور حواشی میں ان کے مصادر کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔

زیر نظر مجموعہ میں پانچ صد سے زیادہ فتاویٰ شامل ہیں، جن میں عقائد، عبادات اور معاملات کے تمام گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

زیر نظر مجموعہ میں ہمیں بعض مختصر فتاویٰ بھی پڑھنے کو ملتے ہیں اور مفصل بھی۔ حضرت حافظ صاحب عموماً فتویٰ لکھنے میں حسب ضرورت طوالت واختصار سے کام لیتے ہیں۔ بعض فتاویٰ چند سطری ہیں لیکن بیشتر مقامات پر آپ تفصیل سے فتویٰ رقم کرتے ہیں، جس میں قرآن مجید کی آیات، احادیث مبارکہ اور فقہ وغیرہ کی طویل عبارتیں بھی درج فرماتے ہیں اور ان سے استدلال کی نوعیت ذکر کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر خداداد ملکہ اجتہاد سے مسائل کی خوب توجیہ وتعبیر بیان کرتے ہیں تو بعض مواقع پر علمائے سابقین اور فقہا کے استدلالات کے سقم پر بھی تنبیہ فرماتے ہیں۔

مجموعہ فتاویٰ کی اس طباعت میں آیات کی ترقیم، احادیث وآثار کی تخریج اور عربی وفارسی عبارات کے ترجمے اور تصحیح ومقارنہ کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔ فتاویٰ کا یہ مجموعہ مختلف عناوین کے تحت مرتب تھا، جسے مزید سہولت اور استفادے میں آسانی کی خاطر مختلف کتب وابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور تمام فتویٰ جات کے آغاز میں عناوین اور سرخیاں درج کی گئی ہیں۔ بعض مقامات پر حسب ضرورت تعلیقات وحواشی بھی رقم کیے گئے ہیں۔

فتاویٰ کا یہ مجموعہ پہلی مرتبہ دار ابی الطیب گوجرانوالہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی ادارے کی طرف سے بعض مفید کتب مجموعہ رسائل عقیدہ اور مجموعہ علوم قرآن از نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ اور مجموعہ مقالات وفتاویٰ علامہ شمس الحق عظیم آبادی اشاعت پذیر ہو چکی ہیں اور عنقریب مجموعہ رسائل از حافظ عبداللہ محدث غازی پوری اور فتاویٰ علامہ عبدالرحمن مبارک پوری شائع ہوں گی۔ اس ادارے کے نگران فضیلۃ الشیخ فلاح خالد المطیری حفظہ اللہ (مدیر لجنۃ القارۃ الہندیہ، کویت) اور محترم المقام مولانا عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ ہیں، جن کی سرپرستی میں علمائے اہل حدیث کی علمی تراث کا احیاء عمل میں آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور اسے ہم سب کے لیے آخرت میں بلندیٔ درجات کا سبب بنائے اور مزید مرضیات سے نوازے۔ آمین

❁❁❁❁❁

مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کا دورہ ضلع اوکاڑہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع اوکاڑہ کے انتخابات 14 فروری 2015ء بروز ہفتہ منعقد ہوئے۔ حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی امیر' میاں غلام مصطفیٰ آصف ناظم' چوہدری محمد اسماعیل ناظم مالیات منتخب ہو گئے تو کابینہ کی مشاورت سے یکم مارچ کو تقریب حلف برداری مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ میں منعقد ہوئی۔ مرکزی قائدین ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم' ایڈیشنل ناظم اعلیٰ رانا محمد شفیق خاں پسروری' چیئرمین انتخابی بورڈ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد' صوبائی ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس' چیئرمین بیت المال پنجاب ملک محمد سلیمان دارالحدیث پہنچے تو مولانا عبداللہ یوسف' حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی' میاں غلام مصطفیٰ آصف ضلعی صدر AYF' رائے [illegible] نواز جنرل سیکرٹری' ملک محمد سلیم سمیت احباب جماعت اساتذہ وطلبہ دارالحدیث نے پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر جماعت اسلامی کے محمد [illegible] جمعیت علماء اسلام کے ضلعی جنرل سیکرٹری حافظ شمس الحق گیلانی' جمعیت علماء پاکستان کے ضلعی جنرل سیکرٹری شہزاد انجم انصاری نے بھی [illegible] سے ملاقات کی اور ملکی و عالمی مسائل پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر ایم این اے محمد عارف چوہدری' ایم پی اے میاں محمد منیر بھی موجود تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم حافظ محمد عبداللہ ظہیر نے انجام دیے۔ کابینہ کے ارکان سے پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے حلف لیا اور قائدین نے خطابات کیے۔ آخر میں قائدین اور شرکاء صحافیوں کے اعزاز میں پرتکلف ظہرانہ دیا گیا۔ پروگرام کی تمام قومی اخبارات نے نمایاں کوریج دی۔

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کا خطاب..... مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان' پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں واحد اہلحدیث کی نمائندہ تنظیم ہے جسکا پورے پاکستان میں نظم موجود ہے' اسی طرح دنیا کے کئی ممالک میں جماعت کا نظم موجود ہے' ملکی سیاسی صورتحال پر گہری نظر ہے۔ دہشت گردی ایک ناسور کی طرح ملک میں پھیل چکی ہے۔ دہشت گردوں نے نہ ہی مسجد اور نہ ہی گرجا گھروں کا خیال کیا' ہر جگہ پر حملہ کر کے ملک کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ حکومت کی طرف سے جاری آپریشن کی وجہ سے دہشت گرد کمزور ہو چکے ہیں۔ غیر ملکی طاقتوں نے ہمیشہ پاکستان کو توڑنے کی ناپاک سازشیں کیں جو کہ ہر بار ناکام ثابت ہوئیں۔ موجودہ حکومت کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنا چاہتی' کراچی سمیت ملک میں امن وامان کیلئے اخلاص کے ساتھ کوشاں ہے۔ ہماری جماعت نہ ہی فرقہ واریت اور نہ دہشت گردی میں ملوث ہے بلکہ ایک پرامن جماعت ہے۔ ہر دور میں ہمارے علماء اکابرین نے امن و بھائی چارہ کی فضاء قائم کی۔ تمام مذہبی جماعتوں کی قیادت اور ایم این اے، ایم پی اے کا موجود ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ مولانا عبداللہ یوسف اور حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی کا دیگر جماعتوں کے ساتھ اچھا رابطہ ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد..... حکومت کی طرف سے لاؤڈ اسپیکر پر لگائی جانے والی پابندی کی مکمل حمایت کرتے ہیں کیونکہ پروفیسر ساجد میر کی طرف سے حکومت کو دیا جانے والا 22 نکات کے پرامن فارمولہ میں تجویز بھی درج ہے لیکن اس کی آڑ میں ناجائز مقدمات کا سلسلہ بند کیا جائے۔ یہ کارکنوں کے ساتھ زیادتی کسی صورت قبول نہ ہوگی اور اگر حکومت نے ازالہ نہ کیا تو ہم سخت ردعمل کا اظہار کریں گے۔

رانا محمد شفیق خان پسروری..... کوئی بھی جماعت بڑے خاندان دولت اور طاقت سے نہیں بلکہ ورکروں سے چلا کرتی ہے۔ اگر دولت سے جماعت چلتی' طاقت سے جماعت چلتی تو ملک ریاض، پرویز مشرف' سب سے بڑی جماعت کے سربراہ ہوتے۔ مخلص کارکنان ہی جماعتوں کا قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں، مرکزی جمعیت اہلحدیث امن پسند جماعت ہے فرقہ واریت پر نہیں بلکہ اعتدال پسندی پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ پاکستان میں تمام مسالک کے مابین ملی یکجہتی کا امن فارمولا سب سے پہلے شائع ہونے والا پروفیسر ساجد میر کے قلم سے تحریر کردہ تھا جس پر چاروں مسالک کے دستخط ہوئے اور اسے بخوشی قبول کیا گیا۔

میاں محمود عباس..... ملک میں قیام امن کیلئے ضروری ہے کہ حکومت امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی طرف سے 22 نکاتی امن فارمولہ پر پارلیمنٹ میں مکمل بحث کرے' وہ پاکستان میں قیام امن کیلئے سنگ میل ثابت ہوگا' حکومت کی مشکلات میں کمی آئے گی' اس کو ملک میں نافذ کرنے کیلئے عملی کوشش کریں۔

حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی..... مرکزی جمعیت اہلحدیث کا پیغام ہر جگہ لیکر جائیں گے ہفت روزہ اہلحدیث کی اشاعت میں تعاون کریں گے حکیم ظفر اللہ قبر لکھوی اور انکے ساتھیوں کو انکا مقام دیا جائے گا۔

میاں محمد منیر اور محمد عارف چوہدری..... وقت کا تقاضا ہے کہ استحکام پاکستان کی خاطر متحد ہو کر چلا جائے تا کہ ملک بحرانوں سے نکل سکے' فرقہ واریت دہشت گردی کا خاتمہ ہو جائے اور ملک ترقی کی منازل طے کر سکے۔ پروفیسر ساجد میر نے ہر موقع پر مسلم لیگ کا ساتھ دیا خصوصاً 1999 کے بعد ہماری قیادت پر جب مشکل وقت آیا تو چٹان کی طرح مشرف کی آمریت کا مقابلہ کیا انہوں نے ڈاکٹر عبدالکریم سے کہا کہ حافظ عبدالسمیع اوکاڑوی کو ہم ذاتی طور پر جانتے ہیں یہ ایک مجاہد ہے اور کام کرنے والی قیادت ہمارے ضلع سے آپکو میسر آئی ہے انہوں نے جماعت کی پالیسی کی سخت پابندی کرتے ہوئے انتخابات میں تمام دباؤ کے باوجود ہمارا ساتھ دیا اس پر ہم آپ کے مشکور ہیں۔ **(رپورٹ: حافظ محمد عبداللہ ظہیر)**

تحفظ حرمین شریفین ریلیاں

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر میں تحفظ حرمین شریفین ریلیاں نکالی گئیں' ہزاروں افراد کی شرکت۔ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے خصوصی دعائیں اور قراردادیں منظور کی گئیں۔ حرمت حرمین پر کٹ مرنے کا عزم کیا گیا' سعودی عرب سے مکمل اظہار یکجہتی۔ نارووال عبدالوحید بٹ' سرگودھا عبدالوحید عاصم' عبدالجبار' منڈی بہاؤالدین' حافظ سیف الرحمٰن' ننکانہ حافظ عتیق الرحمٰن' شیخوپورہ سٹی حافظ محمد قسیم' اوکاڑہ خلیل الرحمٰن مجاہد' ساہیوال قاری حسن سلفی' خان پور حافظ عامر صدیقی' مظفر گڑھ عبدالکریم ندیم' ملتان قاری ہدایت اللہ' عبدالحی اثری' اسلام آباد آصف حبیب' سیالکوٹ حافظ عتیق اور حافظ اسرار بہاولنگر عمر فاروق بھٹی' ایبٹ آباد سرفراز فاروقی' انیس خلیل' گجرات ذوالفقار فاروقی' فیصل آباد ملک عتیق الرحمٰن' حافظ یحییٰ مدنی کی قیادتوں میں دیگر چھوٹے بڑے شہروں میں دفاع حرمین شریفین ریلیاں نکالی گئیں۔ سعودی عرب کا دفاع عالم اسلام کا دفاع ہے۔ سعودی عرب نے آج تک پاکستان کو جتنی امداد دی وہ بغیر شرائط کے دی۔ ٹی وی چینلز پر بیٹھے نام نہاد دانشور شاید یہ بھول گئے ہیں کہ پاکستانی فوج کئی مرتبہ امن مشن میں شامل ہو کر دوسرے کئی اور ممالک میں لڑ چکی ہے۔ اس وقت سعودی عرب کی جنگ گریٹر اسرائیل منصوبہ کو ناکام بنانا ہے۔ ان خیالات کا اظہار اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی' مرکزی جنرل سیکرٹری حافظ فیصل افضل شیخ اور صدر پنجاب یوتھ فورس حافظ عمران تبسم نے تحفظ حرمین شریفین سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب نے ہر مشکل گھڑی میں بلاتفریق مذہب ومسلک پاکستانی قوم کا ساتھ دیا ہے اور ہمیشہ غیر مشروط تعاون کیا۔ جبکہ امریکہ اور اس کے حواری پاکستان کی مدد کرتے ہیں تو اپنی ظالمانہ شرائط منوا کر کرتے ہیں۔ اس لیے سعودی عرب کے خلاف منفی پروپیگنڈہ بند کیا جائے۔ پاکستان میں طالبان کے خلاف ضرب عضب کی طرح کا آپریشن ہی سعودی حکومت چاہتی ہے۔ دہشت گرد' دہشت گرد ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو۔ ان کا خاتمہ کر کے ہی دنیا کو امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔

منجانب: عطاء الرحمٰن حقانی ناظم دفتر AYF لاہور

ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقویۃ الاسلام 'مدرسہ غزنویہ' 4 شیش محل روڈ میں 20 اپریل 2015ء بروز پیر بعد نماز مغرب جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔

الداعی: سید جنید غزنوی' مہتمم ادارالعلوم تقویۃ الاسلام

اخبار الجماعۃ

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل ..... خیرات میں جبہ ودستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ ..... حبیب آباد میں

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام دوسرا سالانہ اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک ریلوے گراؤنڈ حبیب آباد میں ہوا۔ خطبہ جمعہ کے لیے مرکزی سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ تشریف لائے۔ شہر کو اشتہارات' بینرز' فلیکسز اور بڑے بڑے ہولڈنگ بورڈز سے خوب سجایا گیا جبکہ بٹ صاحب کے آنے پر ایک بہت بڑی استقبالیہ ریلی کا بھی اہتمام تھا۔ شرکاء ریلی کاروں' موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں پر سوار تھے اور ہاتھوں میں جماعتی جھنڈے اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر مسلکی اور تنظیمی نعرے درج تھے۔ جلوس کی صورت میں حبیب جماعت کو حبیب آباد کی ریلوے گراؤنڈ میں لے جایا گیا جو کہ خوب سجائی گئی تھی۔ اہل حدیث یوتھ فورس کے باوردی کارکنان' پنڈال اور راستوں کی زینت میں اضافہ کر رہے تھے۔ عوام جوق در جوق پنڈال میں داخل ہو رہے تھے جبکہ شہر کے علماء کرام مولانا نذیر احمد' مولانا نازبیر مجاہد' قاری عبدالجبار مجاہد' قاری ابراہیم حامد' مولانا حبیب الرحمٰن' قاری عبدالرشید' قاری فاروق اعظم' مبشر الرحمٰن سلفی کے علاوہ دیگر خطباء بھی تشریف فرما تھے۔ خطبہ جمعہ کا آغاز ساڑھے بارہ بجے ہوا۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے بڑے خوبصورت انداز میں مسلک اہلحدیث کی وکالت کی اور جماعت کی سیاسی پالیسیوں کو دلائل کی روشنی میں سراہا۔ انہوں نے دنیا وآخرت کی سرخروئی اور استحکام پاکستان کا نسخہ قرآن وحدیث کو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ محبت رسول خالی نعروں اور صرف نعتیں پڑھ لینے کا نام نہیں بلکہ سیرت رسول پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔ ہماری نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' عبادت' ریاضت' سیاست' تجارت' اخلاق واطوار' رہنا سہنا' سونا جاگنا ہر عمل نبی کائنات ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر ہونا چاہیے۔ سعودی عرب اور یمن کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین پر ہزاروں بستیاں قربان کی جا سکتی ہیں۔ پوری دنیا کے جغرافیہ پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جیسی مقدس ومحترم کوئی دوسری بستی نہیں ہے۔ جو میلی آنکھ حرمین شریفین کی طرف اٹھے گی اسے پھوڑ دیں گے' جو انگلی اٹھے گی توڑ دیں گے۔ انہوں نے جماعتی کاز کو آگے بڑھانے کے لیے جدوجہد کی تلقین فرمائی اور انتہائی خوبصورتی سے لوگوں کو آمادہ کیا۔ پیغام ٹی وی کی نشریات اور جماعتی پرچہ اہل حدیث کی اشاعت پر بھی تبصرہ کیا جس کے نتیجہ میں نماز جمعہ کے بعد کئی لوگوں نے اپنے نام پرچہ جاری کروایا۔ علاقہ بھر کے ہزاروں افراد نے خطبہ جمعہ میں شرکت کر کے اتفاق واتحاد کا ثبوت دیا۔ نماز جمعہ کے بعد انتہائی رقت آمیز دعا میں لوگ اللہ کے حضور آنسو بہاتے رہے۔ یوں ایک خوبصورت پروگرام اختتام کو پہنچا۔ پیغام چینل' ایکسپریس نیوز اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے کوریج کے لیے موجود تھے۔ بعدازاں سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا جو اگلے دن اخبارات میں شائع ہوا۔

مولانا نازبیر احمد مجاہد اور راقم الحروف نے شرکاء اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ (منجانب: حبیب الرحمٰن یزدانی' ناظم حبیب آباد)

تحفظ حرمین شریفین سیمینار..... فیصل آباد

حرمین شریفین کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ کو جسم سے الگ کر دیں گے۔ ہماری جوانیاں اور زندگیاں حرمین شریفین کے تحفظ کی امانت ہیں۔ حرمین شریفین کے تحفظ کی جنگ ہمارے لئے دفاع وطن کی طرح عزیز ہے اور ہم یمنی باغیوں کے ناپاک عزائم کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ یہ خالصتاً دفاع سعودی عرب وحرمین کا معاملہ ہے اسے فرقہ وارانہ رنگ دینے کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ میاں نواز شریف اور پاکستانی قوم کو احسان چکانے کا موقعہ مل رہا ہے۔ قوم امید کرتی ہے کہ مسلم لیگی حکومت اس کڑے وقت میں طوطا چشمی کا مظاہرہ نہیں کرے گی۔ اگر مسلم لیگ نے اس کڑے وقت میں بے وفائی کا مظاہرہ کیا تو ملک کے کروڑوں اہلحدیث بھی آئندہ مسلم لیگ سے اتحاد پر نظر ثانی کریں گے اور یقیناً ہمارے لئے مسلم لیگ پر اعتبار کرنا انتہائی مشکل ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز یہاں مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد کے زیر اہتمام پریس کلب میں منعقد ہونے والے تحفظ حرمین شریفین سیمینار میں مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ سیمینار کی صدارت فیصل آباد کے امیر مولانا عبدالرحمن آزاد نے کی سیمینار میں مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ، مولانا عبدالرشید حجازی ضلعی امیر، شیخ اعجاز احمد MPA، میاں طاہر جمیل MPA، مولانا محمد یوسف انور، مولانا محمد طیب معاذ، پروفیسر نجیب اللہ طارق، مولانا عبدالصمد معاذ' پروفیسر سلیم جباری، چاچا عبدالرشید، پیر جاوید اختر قادری صدر سنی علماء کونسل فیصل آباد، مولانا اعظم فاروقی صدر پاکستان علماء کونسل فیصل آباد، انجینئر عظیم رندھاوا سابق امیر جماعت اسلامی، حافظ محمد اکبر جاوید سٹی ناظم، ڈاکٹر سعید چنیوٹی، عبدالغفار ثاقب اور دیگران نے خطاب کیا۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے حرمین کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی کو اپنے ایمان کا حصہ قرار دیا اور سعودی عرب سے ہر قسم کے تعاون کا اعلان کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قوم کو کنفیوژن سے نکالنے کے لئے حکومت فی الفور پاک سعودی تعلقات کی نزاکت سمجھیں اور سعودیہ کا ساتھ دینے کا اعلان کرے۔ شیخ اعجاز احمد MPA نے حرمین کے تحفظ کے لئے ہر تحریک میں حصہ لینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے ایمان کی بقاء کی جنگ ہے۔ میاں طاہر جمیل MPA نے کہا کہ سعودی عرب کا تحفظ پاکستان کا تحفظ ہے۔ مولانا عبدالرشید حجازی نے پاکستان اور سعودیہ کے برادرانہ تعلقات کی گہرائی کو ایک عظیم نعمت قرار دیا۔ انجینئر عظیم رندھاوا، پیر جاوید اختر قادری، مولانا اعظم فاروقی نے حرمین شریفین کے تحفظ کی اس تحریک کا حصہ بننے کا اعلان کیا۔ سیمینار میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ سعودی عرب کے سلسلہ میں قوم کے جذبات کی ترجمانی کی جائے اور سعودی عرب کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا جائے

اظہار یکجہتی

سعودی عرب کی حمایت کا فیصلہ ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے۔ حکومت کا یہ اقدام حب الوطنی کا مظہر اور حجاز مقدس کی محبت سے بھرپور ہے۔ سعودی عرب مشکلات کے اس دور میں پاکستان کا مخلص ترین اور سب سے بڑا معاون ملک ہے۔ سعودی عرب نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا کھل کر ساتھ دیا ہے۔ پاکستان بھی حق وفا ادا کرے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے رہنماؤں حافظ مقصود احمد امیر، مولانا عبدالرؤف نائب امیر، قاری ظہیر احمد قائم مقام ناظم، حافظ عابد رشید ناظم مالیات، راشد شیخ صدر AYF، ایم این اے سلفی اور میاں محمد سلیمان ودیگر نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ حافظ مقصود احمد نے کہا کہ سعودی عرب صرف پاکستان کا دوست ملک ہی نہیں بلکہ عظیم محسن کی حیثیت رکھتا ہے اور عالم اسلام کا مرکز ایمان اور محور محبت بھی ہے۔ سعودی عرب کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ نکال دی جائے گی۔ کروڑوں پاکستانی سعودیہ کی مقدس سرزمین اور حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

منجانب: ایم این اے سلفی 0300-5317158

تحصیل رحیم یار خاں کا ماہانہ تیسرا اجتزل اجلاس

10 مارچ بعد نماز عصر مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی سٹی رحیم یار خاں میں تیسرا ماہانہ اجلاس زیر امارت مرزا افتخار بیگ' امیر تحصیل رحیم یار خاں منعقد ہوا۔ تلاوت کا اعزاز مولانا قاری محمد یوسف محمدی (اسلامیہ کالونی) نے حاصل کیا۔ بعدہ سابقہ اجلاس کی کاروائی تحصیل ناظم قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے پیش کی' ہاؤس نے تائید وتوثیق کی۔ بعدہ ثناء اللہ شاہد قصوری نے کہا کہ مسلسل 7 اجلاس کی ضیافت وخدمت کا موقعہ دینے پر میں تمام ذمہ داران کا ممنون ہوں۔ مرزا صاحب تحصیل امیر نے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ بہت کم وقت میں اتنی زیادہ حاضری کا ہونا یقیناً جماعت سے وابستگی کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ثناء اللہ قصوری نے 14 مارچ کو ہونے والی منہاج الاسلام کانفرنس کی تمام شرکاء کو دعوت دی۔ شعبہ تبلیغ کو فعال کرنے کے لیے مختلف مراکز میں پروگرام تشکیل دیئے گئے۔ تمام شرکاء نے ضلع رحیم یار خاں کے نظم کا فیصلہ کرنے پر قائد ملت سلفیہ علامہ پروفیسر ساجد میر کے فیصلہ کو سراہا اور خیر سگالی قرار دیا۔ دعا کی گئی اللہ تعالیٰ اتحاد واتفاق سے ملت اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بلڈ بنک' وکلاء پینل' الاصلاح' شعبہ جات کا جائزہ لیا گیا جو بہت حوصلہ افزا تھا۔ ہر ممبر شوریٰ کے نام ہفت روزہ اہل حدیث جاری کروانے پر زور دیا گیا۔ بیت المال کو مضبوط کرنے کے لیے فیصلہ ہوا کہ امیر' ناظم' خازن بالترتیب ماہانہ 500 روپے اور ممبران شوریٰ ماہانہ 100 روپے فنڈ جمع کروائے گا۔ قاری یٰسین طٰہٰ کی ہمشیرہ' مولانا نعیم بٹ کی والدہ محترمہ' قاری عبدالحفیظ شیخوپورہ کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعائیں کی گئیں۔ قائد ملت سلفیہ پروفیسر ساجد میر صاحب سینیٹر منتخب ہونے کی خوشی میں مرکز اہل حدیث (مبارک مسجد) میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل کی ضیافت اور مولانا عبدالرحمٰن بھٹی نائب امیر کی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری' ناظم تحصیل رحیم یار خاں

مسجد دارالسلام اہل حدیث (اسلام آباد) کا مسئلہ!

یہ مسجد نمازیوں سے بڑی بارونق اور تعلیم کتاب وسنت کا مرکز رہی ہے۔ 20 جولائی 1997ء کو مسجد دارالسلام I-10/2 کا قیام عمل میں آیا۔ اس اجلاس کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے امیر (سابق) علامہ عبدالعزیز حنیف نے کی۔ روزنامہ اساس میں خبر شائع ہوئی۔

ممتاز عالم دین مولانا عائش محمد کی موجودگی میں میاں عبدالرحمٰن (جماعۃ الدعوہ) نے اعتراف کیا کہ مسجد کے بانی چودھری محمد صدیق (مرکزی جمعیت اہل حدیث) ہیں اس لیے مسجد مرکزی جمعیت اہل حدیث کا حق ہے۔

مسجد میں پہلا خطبہ جمعۃ المبارک ڈاکٹر صدیق الحسن (ہفت) نے پڑھایا جو جماعۃ الدعوہ کے رکن نہ تھے۔

1997ء سے 2001 تک ڈاکٹر عبیدالرحمٰن محسن مہتمم جامعہ کمالیہ راجووال (مرکزی جمعیت اہل حدیث) خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 2001ء سے 2005ء تک قاری عبداللطیف ساجد خطیب رہے' ترجمہ کلاس بھی پڑھاتے رہے۔ وہ بھی جماعۃ الدعوۃ سے متعلق نہ تھے۔ 2006ء سے تا حال خطیب ڈاکٹر امجد حیات ہیں (مرکزی جمعیت اہل حدیث) جنہیں 6 مارچ 2015ء کو خطبہ جمعۃ المبارک کے لیے مسجد میں داخل ہونے کی پیش میں جماعۃ الدعوۃ کے کارکنوں نے زدوکوب کیا۔ یہ تینوں خطیب مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ساتھ ہیں۔

مسجد کی تعمیر پر اول تا آخر جو خرچ ہوا اس کا ریکارڈ انتظامیہ مسجد کے پاس ہے۔

فروری 2015ء تک تنخواہ خطیب' دو قاری حضرات' خادم' باورچی و دیگر اخراجات انتظامیہ مسجد نے ادا کیے جس کا ریکارڈ موجود ہے۔

مسجد کی انتظامیہ کے چھے ارکان بشمول چودھری محمد صدیق اور میاں عبیدالرحمٰن مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مجلس شوریٰ کے رکن رہے اور اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے۔

مسجد میں بجلی کے میٹر کا بل آج بھی بانیٔ مسجد چودھری محمد صدیق کے نام پر آتا ہے۔

جماعۃ الدعوۃ کے ارکان نے بڑی بدمزگی پیدا کی ہے۔ ان کا مسجد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اس لیے AC اسلام آباد نے مسجد سیل کردی ہے۔ اس کیس کی سماعت 27 اپریل 2015ء کو ہوگی۔

منجانب: ایم این اے سلفی

حبیب آباد میں مقابلہ حمد ونعت

مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد کے زیر اہتمام مختلف مدارس کے درمیان مقابلہ حمد ونعت منعقد کیا گیا جس میں تقریباً تیس کے قریب طلبہ نے حصہ لیا' پروگرام کی صدارت قاری ابراہیم حامد نے فرمائی جبکہ مولانا نذیر احمد سرپرست حبیب آباد اور مولانا محمد زبیر مجاہد امیر تحصیل پتوکی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ ماسٹر عبداللہ وائس پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول حبیب آباد' پروفیسر شفیق احمد شیخ اور حافظ مقبول احمد صاحب نے ججز کے فرائض انجام دیے۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق اول' دوئم وسوئم آنے والوں کے علاوہ مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام طلبہ کو بہترین کتب جبکہ مولانا محمد زبیر مجاہد صاحب کی طرف سے ہر بچے کو نقد سو سو روپیہ انعام دیا گیا۔

منجانب: (مولانا) حبیب الرحمٰن یزدانی' ناظم حبیب آباد

ضرورت رشتہ

ایک کوالیفائیڈ MBBS حاضر سروس نوجوان ڈاکٹر کے لیے اہل حدیث اور شیخ گھرانے سے رشتہ مطلوب ہے۔ لیڈی ڈاکٹر کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: محمد عثمان 0340-4261733

اظہار تعزیت

ہم محترم رانا محمد شفیق خاں پسروری ایڈیشنل سیکرٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان' رانا محمد خلیق خاں پسروری' ناظم ذیلی تنظیمات کے بہنوئی اور محمد عمران مجاہد کے کمسن بھانجے کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

دعا گو: رائے محمد عبداللہ امیر وارا کین فیروز وٹواں

مولانا عبدالغفور طاہر کو صدمہ!

جامعہ شمس الہدیٰ اہل حدیث ڈسکہ کے رئیس اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے نائب ناظم تعلیمات حضرت مولانا عبدالغفور طاہر کی والدہ محترمہ 2 اپریل 2015ء کی شب کو مختصر علالت اور پیرانہ سالی میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اگلے روز بعد نماز عصر مرحومہ کی نماز جنازہ ممتاز رہنما حافظ محمد امین نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' ان کے رفقاء' مقامی وقرب جوار سے علماء کرام اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ادارہ جہاں مولانا عبدالغفور طاہر اور جملہ پسماندگان کے غم میں شریک ہے وہاں مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا گو ہے۔ (ادارہ)

مولانا زبیر قاسمی کو صدمہ!

مولانا زبیر قاسمی حافظ آبادی کا جواں سال بھتیجا (19 سالہ) عمر اسلم وفات پا گیا' ان کی نماز جنازہ حافظ عبداللطیف انصاری (کاموکے) نے پڑھائی۔ جنازہ میں علماء کرام' تاجر حضرات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ متوفی کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ (حافظ محمد یٰسین طٰہٰ)

مولانا صاحبزادہ حاجی اللہ صمدانی کی خالہ محترمہ چوہدری محمد خاں وڑائچ کی اہلیہ یکم اپریل 2015ء بروز بدھ گوندلانوالہ (گوجرانوالہ) میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ قاری عبدالشکور گوندلوی نے پڑھائی' قاری مصطفیٰ ظہیر سیالکوٹی نے قبر پر دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

شعبہ نشر واشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ

کوسینئر

بنے پر اور مرکزی

جمعیت اہلحدیث

پاکستان کے ایک

مرتبہ پھر بلامقابلہ

امیر منتخب ہونے پر

محترم جناب

پروفیسر سینیٹر ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر

اور

محترم جناب

حاجی عبدالرزاق صاحب حفظہ اللہ

کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر

محترم جناب فضیلۃ الشیخ

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ

کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر

اس کے علاوہ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامدؒ، میاں محمود عباسؒ اور مولانا مبشر احمد مدنیؒ کو

بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر

منجانب

مبارک باد پیش کرتے ہیں

میاں خالد سیف اللہ امیر سٹی کوٹرادھا کشن

حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی کوٹرادھا کشن

چوہدری محمد ایوب کمبوہ ناظم مالیات سٹی کوٹرادھا کشن

حافظ احمد اللہ سلیم نائب ناظم سٹی کوٹرادھا کشن

اظہار تشکر

گزشتہ دنوں میری اہلیہ کی وفات پر میرے بہت سے جماعتی احباب اور جماعتی تنظیموں کے رہنماؤں نے جنازے میں شرکت کی اور بعد ازاں تعزیت کے لیے میرے غریب خانے پر بھی تشریف لائے۔ صدمے کی ان گھڑیوں میں جن جماعتی احباب نے خود آکر یا ٹیلی فون پر میرے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین!

دعا گو: قاری خورشید عالم میر امیر تحصیل سیالکوٹ

تعلیمی و تربیتی ورکشاپ

مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام حفظ و ناظرہ القرآن کے مدرسین کے لیے تین روزہ تعلیمی و تربیتی ورکشاپ کا اہتمام ہو رہا ہے بتاریخ 14، 15، 16 اپریل 2015ء بمقام مدرسہ سلفیہ دار الکتاب والسنہ پل 111 سرگودھا۔ مدرسین ورکشاپ: جناب قاری غلام اللہ، جناب قاری عبدالقیوم، جناب قاری محمد اختر۔

منجانب: (مولانا) سرفراز احمد امیر ضلع سرگودھا

طبی دورہ

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی مستند فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ درجہ اول ڈبل ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ انٹرنیشنل طبیب طبی دورہ پر ماہ اپریل مئی 2015ء میں دبئی، سعودی عرب میں ہوں گے۔ رابطہ نمبر:

+971507346751 - +966592793211

0345-7545119 - 0313-7545119

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

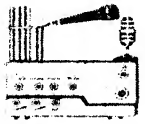

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

الحمدللہ

F.A، B.A سنہ 2012-14 ساہیوال بورڈ اور ضلع اوکاڑہ میں

پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن

حاصل کرنیوالا منفرد ادارہ

داخلہ شروع ہے

ایف۔اے اور بی۔اے کے ساتھ دین اسلام کی تعلیم دینے والا

مثالی ادارہ

الفرقان کالج (فار بوائز) اوکاڑا

الفرقان کالج AL-FURQAN COLLEGE OKARA

F.A ساہیوال بورڈ میں پہلی پوزیشن
حماد عتیق 2013 (گولڈ میڈل)
رول نمبر: 575469
حاصل کردہ نمبر: 954

F.A ساہیوال بورڈ میں دوسری پوزیشن
عمران سلفی 2014 سلور میڈل
رول نمبر: 534498
حاصل کردہ نمبر: 929

F.A ساہیوال بورڈ میں تیسری پوزیشن
عبدالستار 2013 برونز میڈل
رول نمبر: 575468
حاصل کردہ نمبر: 942

F.A ساہیوال بورڈ میں تیسری پوزیشن
شاہد محمود 2014 برونز میڈل
رول نمبر: 534598
حاصل کردہ نمبر: 926

F.A ساہیوال بورڈ میں چوتھی پوزیشن
محمد نعیم 2013 (سند امتیاز)
رول نمبر: 575473
حاصل کردہ نمبر: 940

B.A ضلع اوکاڑہ میں پہلی پوزیشن
حافظ عبدالمنان 2012
رول نمبر: 103596
حاصل کردہ نمبر: 613

B.A ضلع اوکاڑہ میں دوسری پوزیشن
اویس فہیم 2013
رول نمبر: 098810
حاصل کردہ نمبر: 597

B.A ضلع اوکاڑہ میں تیسری پوزیشن
زوہیب وحید 2013
رول نمبر: 098817
حاصل کردہ نمبر: 590

نوٹ
BA میں پنجاب یونیورسٹی سے کامیاب ہونے والے طلباء قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد، پنجاب یونیورسٹی لاہور، بہاالدین یونیورسٹی ملتان، ایجوکیشن یونیورسٹی اوکاڑہ، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے اسلامیات، اردو، انگلش اور تاریخ میں ماسٹر درجہ کی تعلیم مکمل کر رہے ہیں۔ الحمدللہ

خصوصیات
- عربی زبان پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت پیدا کرنا
- انگریزی زبان پڑھنے، لکھنے اور بولنے کا فن سکھانا
- Spoken English کورس کا خصوصی انتظام
- کردار سازی پر خصوصی توجہ
- ماسٹر ڈگری ہولڈر سٹاف
- معیاری کھانے کے ساتھ ہاسٹل کی دستیابی
- مستحق طلباء کیلئے تمام سہولیات مع تعلیم بالکل فری

داخلہ کی آخری تاریخ 26 اپریل 2015ء
کلاس کا آغاز یکم مئی 2015ء

ترغیب اپنے عزیز بچوں کو دین و دنیا کی نافع تعلیم سے آراستہ کرنے اور عمل صالح کی طرف راغب کرنے کیلئے الفرقان کالج کا انتخاب کیجئے

Amir Javed
0321-6986322

پروفیسر عبدالماجد مدیر الفرقان ویلفیئر سوسائٹی رجسٹرڈ
مین سٹریٹ فیصل کالونی نمبر 1 فیصل آباد روڈ اوکاڑا
0322-6961108 , 0321-4040648

ابو ہریرہ شریعہ کالج میں داخلہ لیجیے

حضرات آپ یقیناً واقف ہوں گے کہ ملک میں یہ واحد ادارہ ہے جس میں 1997ء سے درسِ نظامی کے ساتھ لازمی (Compulsary) ایف۔اے، بی۔اے کروایا جاتا ہے اب تک جو طلبہ یہاں سے فارغ ہوئے وہ چند ایک کو چھوڑ کر باقی طلبہ فوج، پولیس، ٹی وی اور ایجوکیشن کے شعبے میں ہم پوسٹوں پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی کر رہے ہیں۔

داخلہ یکم اپریل تا 20 اپریل

میرٹ: میٹرک۔ تاہم میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء داخلہ لے سکتے ہیں البتہ فیل ہونے کی صورت میں طالب علم کو فارغ کر دیا جائے گا۔

سہولیات: تعلیم، رہائش، کھانا فری تاہم درس نظامی اور کالج کی کتب طالب علم کے ذمہ ہونے کے ساتھ اسے اپنی استعداد کے مطابق کچھ ماہانہ زرتعاون جمع کروانا ہوگا۔ تاکہ مفت خوری سے اجتناب کے ساتھ اور طلباء میں خودداری پیدا ہو سکے۔

نصاب شریعہ کالج

سال اوّل: ترجمۃ القرآن سورۃ الفاتحہ تا الاعراف، مشکوٰۃ اوّل، علم النحو، علم الصرف، ابواب الصرف، دروس اللغۃ العربیۃ (دو حصے) تجوید القرآن **فرسٹ ائیر نصاب بمطابق لاہور بورڈ**

سال دوم: ترجمۃ القرآن سورۃ الاعراف تا النمل، مشکوٰۃ ثانی، نحو میر شرح مائۃ عامل، کتاب الصرف، اطیب النحو، معلم الانشاء (دو حصے) تجوید القرآن **سیکنڈ ائیر نصاب بمطابق لاہور بورڈ**

سال سوم: ترجمۃ القرآن، مسلم شریف، ترمذی شریف، ہدایۃ النحو، علم الصیغہ، السراجی، شرح نخبۃ الفکر، تجوید القرآن **تھرڈ ائیر نصاب بمطابق پنجاب یونیورسٹی**

سال چہارم: بخاری شریف، ہدایہ، الوجیز، شرح ابن عقیل، الفوز الکبیر، تجوید القرآن **فورتھ ائیر نصاب بمطابق پنجاب یونیورسٹی**

شریعہ کالج کے امتیازات

❁ کمبائن نصابِ تعلیم کا بانی ❁ تفسیر فہم القرآن اور دیگر کتب کا ناشر ❁ پاکستان میں تحریک دعوتِ توحید کا بانی

ابو ہریرہ اکیڈمی کی نشریات: از قلم میاں محمد جمیل

منفرد تفسیر: فہم القرآن

تفسیر کی انفرادیت

1۔ اُردو، عربی تفاسیر کے اہم نکات پر مشتمل تفسیر۔
2۔ محاورۃً اور لفظی ترجمہ۔
3۔ بہت سی تفاسیر سے زیادہ ربط کلام کا اہتمام۔
4۔ ہر آیت میں پائے جانے والے مسائل کا ترتیب وار بیان
5۔ ہر آیت کے مرکزی مضمون کی تفسیر دیگر آیات کے حوالوں سے جو ایک مکمل تقریر ہے۔ **مکمل سیٹ کی قیمت:-/4800**

فہم الحدیث

تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جانے والی حدیث شریف کی کتاب مشکوٰۃ المصابیح سے متفق علیہ اور بخاری و مسلم کی مکمل روایات۔ ان روایات کے متن پر محدثین، دیوبند، بریلوی اور اہلحدیث علماء کا اتفاق ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد تعلیم یافتہ طبقہ کو 80 فیصد مسائل کسی عالم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ تعلیم و تعلم سے وابستہ حضرات کے لیے انتہائی مفید ہے۔ قیمت فی سیٹ:----/1000

① دین تو آسان ہے (100 روپے) ② برکاتِ رمضان (80 روپے) 40% رعایت
③ آپ ﷺ کا حج (40 روپے) ④ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ دعا (80 روپے)
⑤ سیرت ابراہیم علیہ السلام (100 روپے) ⑥ زکوٰۃ کے مسائل و فوائد (90 روپے) خواتین کے لیے
⑦ اتحاد امت اور نظم جماعت (100 روپے) ⑧ آپ ﷺ کا تہذیب و تمدن (90 روپے)
⑨ فضیلت قربانی اور اس کے مسائل (40 روپے) ⑩ مشکلات کیوں؟ نکلنے کے الٰہی راستے (90 روپے)
⑪ جادو کی تباہ کاریاں۔ ان کا شرعی علاج (80 روپے) ⑫ آپ ﷺ کی نماز قیام و سجود کی عملی تصاویر (40 روپے)

جدید مالی مسائل پر عصر حاضر کی منفرد کتب

① دورِ حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم قیمت /200
② معیشت و تجارت کے اسلامی احکام قیمت /180
③ اسلام کا قانونِ وراثت ——————

از قلم: حافظ ذوالفقار علی، شیخ الحدیث ابو ہریرہ شریعہ کالج

ملنے کے پتے: ☆دارالسلام ☆نعمانی کتب خانہ ☆اسلامی اکیڈمی ☆سلفیہ ☆قدوسیہ ☆مکتبہ اسلامیہ لاہور
دارارقم فیصل آباد میں دستیاب ہیں۔ برائے راست منگوانے والوں کو 40% فی صد رعایت

پرنسپل ابو ہریرہ شریعہ کالج 37 کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور: 042-35417233/ 0301-8387662
0300-8674031/0305-4036012

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

فیضن

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

133 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	نیج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	نشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	پنج کا نج	شکونہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	پنج عشق پنجہ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جز موتے	ترنجبین	ماپھر	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیضن FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ سپلیز کالونی فیصل آباد

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

- دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
- دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
- اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
- جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
- عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	تخم کاہو
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	دروج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل دنجی	الائچی خورد	کہربا شمی	بہمن سرخ	

مشروب مقوی دماغ و اعصاب بھی دستیاب ہے

گھر گھر

عرصہ 47 سال سے مساجد و مدارس کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (جرمنی)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

امپورٹڈ

چوک نیا میں زرتی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نئی کاپی ہے

سپر سٹار

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

پورا ایئر: ایم اکرام مغل (ماسٹر مغل)

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا میں زرتی فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئی کاپی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ریحان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا میں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

جامعہ علوم اثریہ جہلم کا ایک اور اعزاز

مدینہ یونیورسٹی اور دیگر سعودی جامعات کے بعد اب

جامعہ علوم أثریہ جہلم کے فارغ التحصیل

حکومت شارجہ کی طرف سے سالانہ پانچ طلباء کے لیے

سکالر شپ

الجامعة القاسمية للدراسات الاسلامية

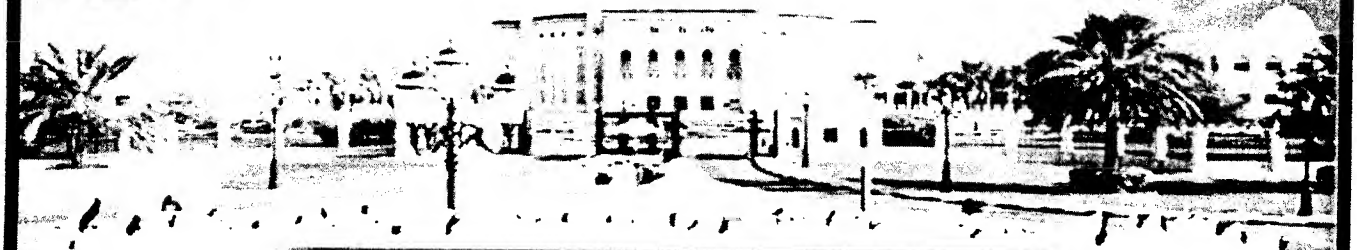

احباب کیلئے یہ خبر بڑی مسرت افزا ہوگی کہ

الجامعة القاسمية للدراسات الاسلامية شارجہ کی طرف سے

جامعہ علوم أثریہ جہلم کے متخرجین کے لیے سکالرشپ دیا گیا ہے

الحمدللہ! طلباء کا پہلا بیچ اعلیٰ تعلیم کے لیے شارجہ روانہ ہو چکا ہے۔

جہاں وہ **كلية الشريعة والقانون** میں اسلامک لاء کی تعلیم حاصل کریں گے۔

کو سینیٹر
بننے پر
اور مرکزی جمعیت
اہلحدیث پاکستان کے
ایک بار پھر بلا مقابلہ
امیر منتخب ہونے پر
پروفیسر
سینیٹر
جناب محترم
ساجد میر
صاحب
حفظہ اللہ
اور
ڈاکٹر
حافظ
جناب محترم
عبدالکریم
فضیلۃ الشیخ
صاحب
حفظہ اللہ
کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر
حاجی
جناب محترم
عبدالرزاق
صاحب
حفظہ اللہ
کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر
بہت بہت مبارک باد
منجانب
اور دعا گو ہیں کہ ان کی قیادت میں جماعت مزید مستحکم ہو اور ترقی کی منازل طے کرے۔ آمین!
پروفیسر
جار اللہ ضیاء
سرپرست
فیروز وٹواں
ملک
اسد اللہ خاں
بانی
جماعت
فیروز وٹواں
محمد عبداللہ
امیر
فیروز وٹواں
0301-7786188
محمد نواز ضیاء
ناظم
فیروز وٹواں
0300-8171944
محمد عمران وٹو
صدر
AYF
غلام مصطفی اظہر
صدر
ASF
واراکین شوریٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث،
AYF و ASF فیروز وٹواں

دارالکتاب والسنہ

پبلک ماڈل مڈل سکول (رجسٹرڈ) پل 111 جنوبی سرگودھا

خصوصیات

داخلہ جاری ہے

- حفظ القرآن باتجوید
- اول تا آٹھویں ریگولر کلاسز
- مفت تعلیم
- وسیع لائبریری
- کشادہ عمارت
- کمپیوٹر لیب
- بہترین دارالاقامہ
- تجربہ کار اساتذہ
- حفظ القرآن کیساتھ ساتھ مکمل ترجمۃ القرآن
- نماز و روزہ کی مسنون دعائیں بمعہ ترجمہ اور عقائد و اعمال کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ

دس سال کی عمر کا بچہ ہمارے پاس لائیں مڈل بمعہ حفظ کروائیں

المدرسۃ السلفیہ دارالکتاب والسنہ کا منفرد تعلیمی پروگرام

علوم اسلامیہ عربیہ بمطابق وفاق المدارس السلفیہ اور علوم عصریہ مڈل سٹرک ایف اے ایک ساتھ

نصاب دورانیہ 7 سال — 20 اپریل سے تعلیم کا آغاز

شرائط داخلہ: پرائمری پاس مع ناظرہ قرآن یا حافظ قرآن مع نقشہ پرسہ آنا ہو سرپرست کا ساتھ ہونا اور والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں

سہولیات: رہائش، کھانا، میڈیکل، فری وردی، کتب بذمہ ادارہ اور سکول کتب بذمہ طالب علم ہیں

حفظ و ناظرۃ القرآن کے مدرسین کیلئے 3 روزہ تعلیمی تربیتی ورکشاپ

بتاریخ 16,15,14 اپریل | زیر اشراف استاذ القراء قاری صہیب احمد میر محمدی

فوائد

- تجوید کے اصولوں سے آگاہی
- حدر قرآن پڑھنے کی مشق
- قواعدی قاعدہ سے ناظرہ قرآن تک
- اور ناظرہ سے حفظ کرانے تک

منجانب: انجمن المدرسۃ السلفیہ دارالکتاب والسنہ پل 111 جنوبی سرگودھا
048-3791639
0300-6051739

عطیہ اشتہار: چیمہ ٹریڈنگ کمپنی G-11 مرکز اسلام آباد
0300-6561523

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V 042-37722876

مبارکباد

پروفیسر ڈاکٹر ساجد میر صاحب حفظہ اللہ
قائد اہل حدیث

کو **سینیٹر** منتخب ہونے اور
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
کا بلا مقابلہ **امیر** منتخب ہونے پر

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

جناب محترم حاجی عبدالرزاق صاحب حفظہ اللہ
ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

بلا مقابلہ منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے
ھدیۂ تبریک پیش کرتے ھیں۔

اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی قیادت میں حسب سابق جماعت ترقی کی منزلیں طے کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ!

حافظ محمد شفیق کاشف
چیف ایگزیکٹو خدام الحرمین انٹرنیشنل (PVT) لمیٹڈ فیصل آباد
0307-7777877

چوھدری کاشف نواز رندھاوہ
ڈائریکٹر لینڈ پرچیز سٹی ہاؤسنگ فیصل آباد